

**OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY**

Call No. 955962 Accession No. 9757

Author 1 - عیسیٰ بن مریم

Title - مسیح، ص 150

This book should be returned on or before the date  
last marked below.

---



# اسوہ صحابیات

جسمین

خاص طور پر عورتوں اور لڑکیوں کے درس، ہدایت اور مطالعہ کیلئے ازواج مطہرات  
بنات طیبات اور اکابر صحابیات کی زندگی کے مذہبی، اخلاقی، معاشرتی واقعات  
اور مذہبی، اخلاقی اور علمی خدمات کی تفصیل مستند حوالوں کی گئی ہے۔

مولانا عبد السلام ندوی

باہتمام محمد اویس وادقی

پرنسپل عظیم شاہ



## فہرست مضامین

| صفحہ | مضمون                    | صفحہ | مضمون                   | صفحہ | مضمون                  |
|------|--------------------------|------|-------------------------|------|------------------------|
| ۱۸   | مین جماعتی تحفین اٹھانا، | "    | ہاکم الدہم رہنا         |      | دیباچہ                 |
| ۱۹   | پابندی قسم               | "    | نفل کے روزے رکھنا       |      | قبول اسلام             |
| ۲۰   | تبجیل الرسول             | "    | نزد دن کی جانب سے       | ۲    | اعلان اسلام            |
| "    | برکت اندوزی              | "    | روزہ رکھنا،             | ۳    | تسل شہادید             |
| "    | محافل یادگار رسول        | ۱۲   | اعکات                   | ۴    | قطع علائق              |
| ۲۱   | ادب رسول                 | "    | البواب الحج             | ۵    | توحید                  |
| ۲۲   | حمایت رسول               | "    | حج                      | "    | شرک سے علیحدگی         |
| "    | خدمت رسول                | ۱۳   | مان باپ کی طرف سے       | ۶    | رسول اللہ صلعم کی نبوت |
| "    | ہیبت رسول                | "    | حج کرنا،                |      | پرایمان                |
| ۲۳   | نعت رسول                 | "    | عمرہ ادا کرنا           | "    | عبادات                 |
| "    | پابندی احکام رسول        | ۱۴   | البواب الجہاد           | ۷    | البواب الصلوٰۃ         |
| ۲۵   | رضانندی رسول             | "    | شوق شہادت               | "    | پابندی جماعت           |
| "    | تفویض الی الرسول         | ۱۵   | عمل بالقرآن             | "    | نماز جمعہ              |
| ۲۶   | ضیافت رسول               | ۱۶   | مہیات شرعیہ سے          | ۸    | نماز اشراق             |
| ۲۷   | محبت رسول                | "    | اجتناب                  | "    | تجدد نماز شام          |
| "    | شوق محبت رسول            | "    | مزامیرت اجتناب          | "    | البواب الزکوٰۃ         |
| ۲۸   | فضائل اخلاق              | "    | مشہبات سے اجتناب        | "    | والصدقات               |
| "    | استغاث                   | ۱۷   | مذہبی زندگی کے          | ۹    | اعزہ واقارب پر صدقہ    |
| "    | نیاضی                    | "    | مظاہر مختلفہ            |      | کرنا                   |
| ۲۹   | نیاضی                    | "    | تبسج و تہلیل            | ۱۰   | محتاج کی حسب حاجت      |
| ۳۰   | مخالف سے انتقام نہ لینا  | ۱۸   | مقامات مقدسہ کی زیارت   |      | اعداد،                 |
| ۳۱   | مہمان نوازی              | "    | فرائض مذہبی کے ادا کرنے | ۱۱   | البواب الصوم           |

| صفحہ | مضمون                       | صفحہ | مضمون                | صفحہ | مضمون                        |
|------|-----------------------------|------|----------------------|------|------------------------------|
| ۵۶   | احتساب                      | ۴۴   | شوہر کی رضا جوئی     | ۳۱   | عزت نفس                      |
| ۵۷   | اخلاقی خدمات                | ۴۵   | شوہر کی محبت         | "    | صبر و ثبات                   |
| "    | نبرد بازی کی روک ٹوک        | ۴۶   | شوہر کی خدمت         | ۳۲   | شجاعت                        |
| "    | شوہر کی روک ٹوک             | ۴۷   | طرز معاشرت           | "    | زہد و تقشف                   |
| ۵۸   | شراب خواری کی روک ٹوک       | "    | غبت و افلاس          | "    | زندانہ دلی                   |
| "    | مصنوعی بال لگانے کی روک ٹوک | "    | لباس                 | ۳۳   | راز داری                     |
| "    | علمی خدمات                  | "    | مکان                 | "    | عفت و عصمت                   |
| ۵۹   | علمی خدمات                  | ۴۸   | اثاث البیت           | ۳۴   | حسن معاشرت                   |
| "    | علمی خدمات                  | "    | زیورات               | "    | مصلحت و صفائی                |
| "    | علمی خدمات                  | "    | سامان آرائش          | "    | سلاہ و رسم                   |
| ۶۰   | علمی خدمات                  | "    | اپنا کام خود کرنا    | ۳۵   | دیہ دنیا                     |
| ۶۱   | علمی خدمات                  | "    | پردہ                 | "    | خاندان و ملکہ ساتھ سلوک      |
| ۶۲   | علمی خدمات                  | ۴۹   | معاہلات              | "    | باہمی اعانت                  |
| "    | علمی خدمات                  | ۵۰   | ادائے قرض کا خیال    | ۳۸   | عیادت                        |
| ۶۳   | علمی خدمات                  | "    | قرض کا ایک حصہ سنانا | "    | تیمارداری                    |
| ۶۴   | علمی خدمات                  | "    | قرض کا ایک حصہ سنانا | ۳۹   | عزاداری                      |
| ۶۵   | علمی خدمات                  | "    | قرض کا ایک حصہ سنانا | "    | محبت اولاد                   |
| ۶۶   | علمی خدمات                  | "    | قرض کا ایک حصہ سنانا | "    | بھائی بہن سے محبت            |
| ۶۷   | علمی خدمات                  | "    | قرض کا ایک حصہ سنانا | ۴۰   | حمایت والدین                 |
| ۶۸   | علمی خدمات                  | "    | قرض کا ایک حصہ سنانا | "    | پردوش بنائی                  |
| ۶۹   | علمی خدمات                  | "    | قرض کا ایک حصہ سنانا | "    | اموال بنائی کی نگہداشت       |
| ۷۰   | علمی خدمات                  | "    | قرض کا ایک حصہ سنانا | "    | بچوں کی پرورش                |
| ۷۱   | علمی خدمات                  | "    | قرض کا ایک حصہ سنانا | "    | شوہر کے مال و اسباب کی حفاظت |
| ۷۲   | علمی خدمات                  | "    | قرض کا ایک حصہ سنانا | "    |                              |
| ۷۳   | علمی خدمات                  | "    | قرض کا ایک حصہ سنانا | "    |                              |
| ۷۴   | علمی خدمات                  | "    | قرض کا ایک حصہ سنانا | "    |                              |
| ۷۵   | علمی خدمات                  | "    | قرض کا ایک حصہ سنانا | "    |                              |
| ۷۶   | علمی خدمات                  | "    | قرض کا ایک حصہ سنانا | "    |                              |
| ۷۷   | علمی خدمات                  | "    | قرض کا ایک حصہ سنانا | "    |                              |
| ۷۸   | علمی خدمات                  | "    | قرض کا ایک حصہ سنانا | "    |                              |
| ۷۹   | علمی خدمات                  | "    | قرض کا ایک حصہ سنانا | "    |                              |
| ۸۰   | علمی خدمات                  | "    | قرض کا ایک حصہ سنانا | "    |                              |
| ۸۱   | علمی خدمات                  | "    | قرض کا ایک حصہ سنانا | "    |                              |
| ۸۲   | علمی خدمات                  | "    | قرض کا ایک حصہ سنانا | "    |                              |

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## وِیسا پ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ مُحَمَّدٍ وَاصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ  
 عورتوں کی تعلیم و تربیت کے مسئلہ سے اصولاً کیسے اختلاف نہیں ہے، گفتگو جو کچھ ہے یہ ہے  
 کہ موجودہ دور کی تعلیم و تربیت سے متبع ہو کر ایک مسلمان عورت مذہب، اخلاق، اور معاشرے کے  
 قدیم اصول کو قائم رکھ سکے گی یا نہیں؟ یا دوسرے الفاظ میں قدیم اسلامی روایات کا تحفظ کر سکے گی  
 یا نہیں؟، جن لوگوں کو مسئلہ تعلیم نسوان سے اختلاف ہے وہ اسی شہد کو اپنی دلیل قرار دیتے ہیں، اور  
 موجودہ دور کے تعلیم یافتہ مردوں نے جو مذہبی، اخلاقی اور معاشرتی نمونے قائم کیے ہیں، ان کو  
 بھی اس شہد کی تائید ہوتی ہے، اور غیر قوموں کی تعلیم یافتہ عورتوں نے بھی ہماری خواتین کیلئے  
 کوئی عمدہ نمونہ نہیں قائم کیا ہے، لیکن اسلام کی قدیم تاریخ ہمارے سامنے مسلمان عورت کا بہترین  
 اور اصلی نمونہ پیش کرتی ہے، اور آج جبکہ زمانہ بدل رہا ہے، یورپین تمدن، اور یورپین طرز معاشرت  
 سے ہمارے جدید تعلیم یافتہ لوگ بھی بیزاری ظاہر کر رہے ہیں اگرچہ جاری عورتوں کے سامنے  
 اسلام کی ممتاز اور برگزیدہ خواتین کا نمونہ پیش کر دیا جائے تو انکی فطرتی چمک ان سے اور بھی

زیادہ متاثر ہو سکے گی، اور وہ موجودہ دور کے موثرات سے بیزار ہو کر خالص اسلامی اخلاق، اسلامی معاشرت اور اسلامی تمدن کا نمونہ بن جائیں گی،

اسلام کے ہر دور میں اگرچہ عورتوں نے مختلف حیثیتوں سے امتیاز حاصل کیا ہے، لیکن ان زوجہ مطہرات بنات طیبات اور صحابیات ان تمام حیثیات کی جامع ہیں، اور ہماری عورتوں کی سیلے انھیں کے مذہبی، اخلاقی معاشرتی اور علمی کارنامے اسوہ حسنہ بن سکتے ہیں، اور موجودہ دور کے تمام معاشرتی اور تمدنی خطرات سے انکو محفوظ رکھ سکتے ہیں،

میں نے ”اسوہ صحابہ“ کی دونوں جلدوں میں عمدہ صحابہ کے جو مذہبی، اخلاقی، معاشرتی اور علمی واقعات جمع کیے ہیں، ان میں اگرچہ صحابیات کے یہ تمام کارنامے بھی نمایان طور پر نظر آئیں، لیکن انکی اہمیت، انکی عظمت، اور انکی اسلامی خدمت کے لحاظ سے میں نے ان واقعات کو جو کتاب کی دونوں جلدوں میں متفرق طور پر موجود تھے متعدد واقعات کے اضافے کے ساتھ اس مختصر رسالے میں الگ جمع کر دیا ہے، جس سے ایک طرف تو یہ فائدہ ہو گا کہ صحابیات کی مذہبی، اخلاقی، معاشرتی اور علمی زندگی ایک مستقل حیثیت اختیار کرے گی، دوسری طرف ہماری عورتوں اور لڑکیوں کے درس، ہدایت، اور مطالعہ کے لیے مستند اور موثر واقعات کا ایک مجموعہ مرتب ہو جائیگا، جن پر عمل کر کے وہ خالص اسلامی تعلیمات کا بہترین نمونہ بن جائیں گی، اور انکی تعلیم و تربیت کے متعلق وہ شبہات ظاہر کیے جا رہے ہیں، انکی غلطی تردید کر سکیں گی، اور توفیقی الالبانہ

عبد السلام ندوی

شبلی منزل اعظم گڑھ

۱۳- دسمبر ۱۹۷۲ء



# قبول اسلام

لطافت طبع، رقت قلب، اور اثر پذیری ایک نیک سرشت انسان کا اصلی جوہر ہیں، اور انہی کے ذریعہ سے وہ ہر قسم کی پذیردہ و مغطت، تعلیم و تربیت، اور ارشاد و ہدایت کو قبول کر سکتا ہے۔ کوئی کچھ نہ بیان نہیں کر سکتا کہ غریب کی خاموش حرکت سے ہل جاتی ہیں، لیکن تیار و درختوں کو باوجود صرصر کے جھونکے بھی نہیں ہلا سکتے، شعلہ نگاہ آئینہ کے اندر سے گزر جاتی ہے لیکن پتھروں پر فولا دی تیر بھی نہیں اٹھارتے، بعینہ ہی حال انسان کا بھی ہے، لطیف الطبع اور رقیق القلب آدمی ہر دعوت حق کو آسانی سے قبول کر سکتا لیکن مشعل اور غلیظ القلب لوگوں پر بڑے سے بڑے معجزے بھی اثر نہیں کرتے، اس فرق مراتب کی جزئی مثالیں ہر جگہ مل سکتی ہیں لیکن اشاعت اسلام کی تاریخ تہا متر اسی قسم کی مثالوں سے لہریں اٹھاتی ہیں۔ کفارین ہم کو بہت سے اشتیاق کا نام معلوم ہے جنہوں نے ہزاروں کوششوں کے بعد بھی خدا سے ذوالجلال کے آگے سر نہیں جھکا یا لیکن صحابہ کرام میں سیکڑوں بزرگ ہیں جو توحید کی آواز کے نئے نئے ساتھ ہی اسلام کے طعنے ہیں داخل ہو گئے، صحابہ کے ساتھ صحابیات بھی اس فضیلت میں شریک ہیں، اور نہ صرف شریک ہیں بلکہ ان سے اسبق و اقدم ہیں، پچانچہ سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ نے اپنے ہر کسی قسم کی کد کاوش اور مہر و اکراہ کے اسلام قبول کیا، اور اسلام قبول کرنے کے ساتھ ہی اپنے خدا کے آگے سر جھکایا، تاریخ ابن عباسؓ میں حضرت رافعؓ سے مروی ہے،

قال النبي صلى الله عليه وسلم بشت يوم  
الاثنين وصلت خديجة آخر يوم الاثنين  
وصلى على يوم الثلاثاء من الغد ثم زيد  
بن حارث ثم ابو بكر  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دو شنبہ کے دن بشت  
ہوں اور خدیجہ نے اس دن کے آخری حصہ میں نماز  
پڑھی اور علی نے دوسرے دن مکمل کو نماز پڑھی اس کے  
بعد زید بن حارثہ اور ابو بکر شریک نماز ہوئے

میں سے ثابت ہوتا ہے کہ آفتاب رسالت سے پہلے دن جو شعلہ افق عالم پر چلی وہ ایک  
تریق القلب مقدس فاتون کے سینہ پر نور سے چین کے بجلی،

اعلان اسلام | ابتداء اسلام میں اسلام قبول کرنے سے زیادہ اظہار اسلام کے لیے ہمت، شجاعت  
اور جرات کی ضرورت تھی، لیکن باوجود کھانسی روک ٹوک، اور جبر و تم کے صحابہ کے ساتھ  
صحابیات نے بھی نہایت جرات و میاکی کے ساتھ اپنے اسلام کا اظہار کیا چنانچہ ابتداء میں ہجرت  
جن سات بزرگوں کے اپنے اسلام کا اعلان کیا تھا ان میں چھ آدمی یعنی خود رسول اللہ صلی  
اور حضرت ابو بکر حضرت بلالؓ حضرت خبابؓ حضرت عیسیٰؓ حضرت عتابؓ مرد تھے اور ساتویں  
ایک غریب صحابی یعنی حضرت مہاجر کی والدہ حضرت سمیہؓ تھیں

صحابیات نے اپنی نیک طینتی سے صرف آسانی کے ساتھ اسلام ہی کو قبول نہیں کیا  
بلکہ انھوں نے نہایت آسانی کے ساتھ اسلام کی اشاعت بھی کی چنانچہ صحیح بخاری کتاب الجہاد  
میں ہے کہ صحابہ کرام نے ایک سفر میں ایک عورت کو پکار کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا،  
اس کے پاس پانی کے ٹیکڑے تھے اور صحابہ نے پانی ہی کی ضرورت سے اس کو پکارا تھا، لیکن رسول اللہ

صلح نے اس کا پانی لیا تو اسکی قیمت ادا فرمائی، اسکو آپ کی اس دیانت سے اُسی وقت آپ کی نبوت کا یقین آگیا، اور اُسکے اثر سے اُسکا تمام قبیلہ بھی مسلمان ہو گیا

عمل شدائد صحابہ کرام کے ساتھ مصابیات نے بھی اسلام کے لیے ہر قسم کی تکلیفیں برداشت کیں اور اُسکے ایمان میں ذرہ برابر بھی تزلزل واقع نہیں ہوا،

حضرت سید نے اسلام قبول کیا تو اُن کو کفار نے طرح طرح کی افیتیں دینا شروع کیں، سب سے سخت افیت یہ تھی کہ انکو مکہ کی تہی ریت میں لوہے کی زرہ پھنا کر دھوپ میں کھڑا کر دیتے تھے، لیکن باغیر وہ اسلام پر نہایت قدم رہتی تھیں ایک دن کفار نے حسب معمول اُن کو لوہے کی زرہ پھنا کر دھوپ میں زمین پر لٹا دیا تھا، اُسی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا تو فرمایا ”میرے دو تمہارا چھکا تا جنت میں ہے“ لیکن کفار کو اس پر بھی تسکین نہیں ہوئی، اور بالآخر اُن نے اُنکی سان میں برہمی مار کر اُن کو شید کر دیا، چنانچہ اسلام میں سب سے پہلے شرف شہادت انہی کو نصیب ہوا، اور مصابیات کی یہ سب سے بڑی فضیلت کہ سب سے پہلے ایک صحابیہ نے اسلام قبول کیا، اور سب سے پہلے ایک صحابیہ نے شرف شہادت حاصل کیا،

حضرت عمرؓ کی بہن جب اسلام لائیں اور حضرت عمرؓ کو اسکا حال معلوم ہوا تو اسقدر مارا کہ بدن لہو لہان ہو گیا لیکن انھوں نے صاف صاف کہہ دیا کہ جو کچھ کرنا ہو کر دینا تو میں تمہارا لاکھ لاکھ بھینہ کو بھی حضرت عمرؓ مارے مارے تھک جاتے تو کہتے کہ ”میں نے رحم کی بنا پر نہیں بلکہ تمکو اسوجہ سے چھوڑ دیا ہے کہ تھک گیا ہوں“ اسی طرح وہ زہیرہ کو بھی جو اُنکے

صلوہ اول معلوم ۱۱ جلد ۱ ص ۱۵۸۰ اتعابہ تذکرہ حضرت سیدہ ۱ ص ۱۵۸۰ اتعابہ تذکرہ حضرت عمرؓ

کھرانے کی کزیر تھیں نہایت اذیت دیتے تھے

تعلیق ملائق صحابہ کرام اسلام لائے تو اُن کے تمام رشتے تائے منقطع ہو گئے، لیکن اس سے انکی قوت ایمان میں کوئی تزلزل واقع نہیں ہوا، صحابیات کی حالت اس معاملے میں صحابہ کرام سے بھی زیادہ نازک تھی، انسان اگرچہ اپنے تمام اعزہ و اقارب کی اعانت کا محتاج ہوتا ہے، لیکن عورت کی زندگی کا تمام دار مدار شوہر کی اعانت و امداد پر ہوتا ہے، اور وہ کسی حالت میں بھی اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتی، باپ بیٹے سے بیٹا باپ سے قطع تعلق کر کے زندگی بسر کر سکتا ہے، لیکن عورت شوہر سے جدا ہو کر بالکل سبکس دیوار ہو جاتی ہے، لیکن باغیر صحابیات نے اسلام کے لیے اس نازک رشتے کو بھی منقطع کیا، اور اپنے کافر شوہروں سے ہمیشہ کے لیے طلاق ہو گئیں، چنانچہ صلح حدیبیہ کے بعد جب یہ آیت نازل ہوئی

وَلَا تَسْكُو الْهَيْصَمَ الْكُوَافِرَا  
کافرہ عورتوں سے تعلق نہ رکھو۔

تو جس طرح صحابہ کرام نے اپنی کافرہ عورتوں کو طلاق دیدی، اُسی طرح بہت سی صحابیات بھی اپنے کافر شوہروں کو چھوڑ کر ہجرت کر آئیں اور ایمان میں سے ایک بھی اپنے شوہر کے پاس واپس نہ گئی، چنانچہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں،

مَا فَعَلْنَا إِذَا مَنَّا مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ إِذْ نَدَّ  
ہم کو کسی ایسی مہاجرہ عورت کا حال معلوم  
نہیں جو ایمان لاکر پھر مرتد ہوئی ہو

## عقائد

توحید۔ کفار نے صحابیات کو طرح طرح کی ازہمتیں دیں، لیکن انکی زبان سے کلمہ توحید کے ہوا اور شرک نہیں نکلا، حضرت ام شریکٹ لہان لائیں تو انکے اعزہ و اقارب نے انکو دھوپ میں لے جا کر کھڑا کر دیا، اس حالت میں جب کہ وہ دھوپ میں اٹھ رہی تھیں، روٹی کے ساتھ شہد میسبی گرم چیز کھلاتے تھے، اور پانی نہیں پلاتے تھے، جب اس معصیت میں تین دن گزر گئے تو غلاموں نے کہا کہ ”جس مذہب پر تم ہواب اسکو چھوڑ دو“ وہ اس قدر بدحواس ہو گئی تھیں کہ ان جملوں کا مطلب نہ سمجھ سکیں، اب ان لوگوں نے آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر کہا تو سمجھیں کہ توحید الہی کا رکھنا قصور دہے، بولیں خدا کی قسم میں تو اب تک اس عقیدہ پر قائم ہوں۔

شرک سے ملحدگی | عورتیں قدیم رسم و رواج اور قدیم عقائد کی نہایت پابند ہوتی ہیں، اور عرب میں مشرکانہ عقائد ایک مدت سے پھیل کر قلوب میں راسخ ہو گئے تھے، لیکن صحابیات نے اسلام لانے کے ساتھ ہی شدت کے ساتھ ان عقائد کا انکار کیا، عرب کا خیال تھا کہ جو لوگ بتوں کی پرانی بنیان کو تہہ بہ تہہ تو خاکستری میں مبتلا ہو جاتے ہیں، اسلئے حضرت زبیرہؓ اسلام لانے کے بعد اندھی ہو گئیں تو کفار نے کہنا شروع کیا کہ ”انکولات وعزى نے اندھا کر دیا لیکن انھوں نے صاف صاف کہہ دیا کہ لات وغری کو اپنے پوجنے والوں کی کیا چیز خدا کی طرف سے ہے۔“

جاہلیت کے زمانے میں یحیٰ بن یسکے بچھوٹوں کے نیچے استرا کھدیتے تھے اور سمجھتے

۱۔ طقات ابن سعد مکرہ حضرت ام شریکٹؓ ۲۔ اسد الغابہ مدنی حضرت زبیرہؓ

تھے کہ اس طرح بچے آسیب سے محفوظ رہتے ہیں حضرت عائشہؓ نے ایک  
 بابر کسی بچے کے سر جانے استرا دیکھا تو منع فرمایا اور کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکے کو سخت  
 ناپسند فرماتے تھے"۔

عرب میں شرک کا اصلی نظریہ تھا جو گھر گھر میں نصب تھا، لیکن صحابیات نے  
 ہر موقع پر ان سے تیری ظاہر کی چنانچہ حضرت ہند بنت عتبہ جب ایمان لائیں تو گھر میں  
 جو بت نصب تھا اسکو توڑ چھوڑا اور کہا کہ "ہم تیری نسبت بُرے دھوکے میں مبتلا تھے"۔  
 حضرت ابوطاہرؓ نے جب حضرت ام سلمہؓ سے نکاح کی خواہش کی تو انھوں نے  
 کہا "ابوطاہر کیا تم کو یہ خبر نہیں کہ جس خدا کو تم پوجتے ہو وہ ایک درخت ہے (یعنی لکڑی کا)  
 بت ہے (جو زمین سے اداگاہ ہے، اسکو فلان جی نے لکڑھ کر تیا کیا ہے) بوسے مجھے معلوم  
 ہے بولین تو کیا تمہیں اسکی عبادت سے شرم نہیں آتی؟ چنانچہ جب تک انھوں نے بت پرستی  
 سے توبہ کر کے کراۃ الوحید نہیں پڑھا، انھوں نے ان سے بھل کر ناپسند نہیں کیا۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد نہ صرف صحابیات کے  
 لوح دل پر کا نقش فی الجوہر تھا بلکہ انکی چھوٹی چھوٹی لڑکیوں کے دل میں بھی یہ عقیدہ  
 نہایت شدت سے راسخ ہو گیا تھا، ایک بار آپ نے ایک لڑکی کو بد دعا دیدی کہ  
 "تیرا سن زیادہ نہ ہو" اس نے شدت اعتقاد کی بنا پر اسکا یقین کر لیا اور حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم ابوالخیر بن الحنفیہؓ سے فقہات ابن سعدؓ ذکرہ ہند بنت عتبہؓ سے

فقہات ابن سعدؓ ذکرہ حضرت ام سلمہؓ

اسم سلیم کے پاس روتی ہوئی آئی اور کہا کہ "آپ نے مجھ کو یہ بد عادی ہے اب میرا سن بڑھ گیا  
 رہ بد عااس آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ "آپ نے میری تیسرہ کو یہ بد عادی دی ہے  
 ہنس پڑے اور فرمایا "میں بھی آدمی ہوں اور آدمیوں کی طرح خوش اور بد خیمہ ہوتا ہوں  
 پس جسکو میں ایسی بد عادیوں میں سے کہتا ہوں کہ وہ حق نہیں ہے تو یہ اسکے لیے پاکی تزکیہ اور نیکی ہوگی

## عبادات

### ابواب الصلوة

پابندی جماعت اگرچہ عورتوں پر جماعت کی پابندی فرض نہیں ہے، اور اس بنا پر بعض  
 غیر مصابہ جماعت میں اپنی عورتوں کی شرکت کو پسند بھی نہیں کرتے تھے تاہم بعض صحابیات  
 کے اسکا کچھ اثر نہیں پڑتا تھا، اور وہ مناسب "دقائق میں نماز یا جماعت اور ازمانی تعیین  
 حضرت عمرؓ کی بی بی برابر عشاء اور فجر کی نماز میں شریک جماعت ہوتی تھیں، ایک بار  
 ان سے لوگوں نے کہا کہ "تھیں معلوم ہے کہ عمرؓ کو پسند نہیں کرتے پھر کیوں ایسا  
 کرتی ہو ہیں تو پھر روک کیوں نہیں دیتے

نماز میں عورتوں پر اگرچہ حصہ فرض نہیں ہے تاہم صحابیات اس دن کی بہت عزت کرتی  
 تھیں، اور ان کی برکتوں میں عمدہ طریقوں سے شریک ہوتی تھیں، ایک صحابیہ تھیں جو اپنے  
 کھیتوں میں چھندہ بویا کرتی تھیں، جب جمعہ کا دن آتا تھا تو اسکو پکار کر نماز جمعہ کے بعد  
 اسے مسلم کتاب اور واسطیہ والا دایہ اب میں سے اپنی مسلم دہ بد دعا علیہ سے بخاری باب

اب علی من لا یشہد الجہد غسل من النساء و الصبیان وغیرہم

تمام صحابہ کو کھلاتی تھیں

نماز اشراق نماز اشراق اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ حضرت ام ہانیؓ سے مروی ہے تمام عمر میں صرف ایک بار پڑھی تھی لیکن بعض صحابیات نے اسکا اتمام کر لیا تھا چنانچہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ "میں نے اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نماز اشراق پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن میں خود پڑھتی ہوں کیونکہ آپ بہت سی چیزوں کو پسند فرماتے تھے لیکن ان پر اس لئے عمل نہیں کرتے تھے کہ امت پر فرض نہ ہو جائیں"

تہجد نماز شبانہ صحابہ کرام تہجد پڑھتے تھے تو اُس میں صحابیات بھی شریک ہوتی تھیں، چنانچہ حضرت عمرؓ رات کو تہجد کے لیے اپنے اہل و عیال کو جگاتے تھے تو یہ آیت پڑھتے تھے "وَامْرَاةً مَّوَدَّةً بَيْنَهُمَا لَفْتَ الْكِبَادُ لَأَقْضِيَنَّ لَكُمْ رِزْقَكُمْ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ" حضرت ابو ہریرہؓ نے رات کے تین بجے کر دیے تھے ایک میں خود دوسرے میں انکی بی بی اور تیسرے میں اُکھا خادم تہجد پڑھتا تھا اور ایک دوسرے کو جگاتا تھا

## ابواب الزکوۃ والصدقات

زیور و خواتون کو سب سے زیادہ محبوب ہوتے ہیں لیکن صحابیات کو خدا کی مرضی اُن سے بھی زیادہ عزیز تھی ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک سحابیہ اپنی لڑکی کو لیکر حاضر ہوئی، لڑکی کے ہاتھ میں سونے کے مونے مونے لنگن تھے سلمہ بخاری کتاب البیوہات فی قول اللہ عز وجل "مَا مَلَاحِيظُ الْعُلُوَّةِ فَانْشُرْ دَانِي الْاِصْبَاحِ وَتَجْوَانِ" فضل اللہ سلمہ سلم کتاب الصلوۃ باب استحباب صلوۃ الضعیف سلمہ سلم کتاب الصلوۃ باب فی صلوۃ اللیل سلمہ سلم کتاب اللطوب باب الحنف



آپ نے اُنکو دیکھ کر فرمایا "کیا تم اسکی زکوٰۃ دیتی ہو؟" بولیں "نہیں" فرمایا "کیا تمہیں یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ خدا قیامت کے دن اس کے بدلے اُس کے ہاتھ میں آگ کے لنگن پھنڈائے؟ انھوں نے یہ سنا تو فوراً لنگن آپ کے سامنے ڈال دئے کہ یہ خدا اور خدا کے رسول کے ہیں"۔

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ عید میں صدقہ و خیرات کی ترغیب دی صحابیات کا مجمع تھا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ دامن پھیلائے ہوئے تھے اور صحابیات اپنے کان کی بالیاں، گلے کے ہار اور انگلیوں کے پھلے تک پھینکتی جاتی تھیں حضرت اسماءؓ کے پاس صرف ایک ہی لونڈی تھی انھوں نے اُسکو فروخت کیا اور روپیہ گودین لیکر بیٹھیں "اُسی حالت میں اُنکے شوہر حضرت زبیرؓ آئے اور کہا کہ "روپیہ مجھے دیدو" بولیں "میں نے تو اُسکو صدقہ کر دیا" اغزوہ اُتار ب پر صدقہ کرنا ایک بار حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بی بی حضرت زینبؓ نے اُسے کہا کہ "تم نادار آدمی ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اگر آپ اجازت دیں تو میں جو صدقہ کرنا چاہتی ہوں تمہیں کو دوں" لیکن حضرت عبداللہؓ نے سوچ دئے کہ کہا کہ "تمہیں جاؤ" وہ آئیں تو آستان مبارک پر اسی غرض سے ایک دوسری صحابیہ بھی موجود تھیں، دونوں نے حضرت بلالؓ کے ذریعہ سے پوچھوایا کہ "دو عورتیں اپنے شوہروں اور چند بیویوں پر جو انکی کھالست میں ہیں صدقہ کرنا چاہتی ہیں" کیا یہ جائز ہے؟ آپ نے فرمایا "اُنکو دو دو ثواب ملیں گے، ایک قربت کا دوسرا صدقہ کا،

۱۔ ابو داؤد کتاب الزکوٰۃ باب الکفران و زکوٰۃ اعلیٰ سے ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الخطبۃ باب الصلوٰۃ بعد صلوٰۃ العید سے مسلم کتاب الادب باب جواز روات المرأۃ الا جزیئہ۔

ایک بار حضرت ام سلمہؓ نے پوچھا کہ ”یا رسول اللہ اگر میں ابو سلمہ کے لڑکوں پر صدقہ  
کے دن تو مجھ کو ثواب ملے گا، میں انکو چھوڑ نہیں سکتی کیونکہ وہ میرے لڑکے ہیں“ آپ نے  
فرمایا ”ہاں تمہیں ثواب ملے گا۔“

صلح حدیبیہ کے بعد حضرت انصار کی ماں مدینہ میں آئیں وہ اگرچہ کافر تھیں لیکن  
انہوں نے اُنکے ساتھ سلوک کرنا چاہا، تاہم چونکہ شرک تھیں، آپ سے دریافت فرمایا  
اور آپ نے اجازت دیدی۔

ایک صحابیہ نے اپنی ماں کو ایک لونڈی صدقہ دی تھی، ماں کا انتقال ہو گیا تو  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسکی نسبت دریافت کیا آپ نے فرمایا ”صدقہ کا ثواب تمہیں مل چکا  
اور اب وہ لونڈی تمہاری وراثت میں داخل ہو گئی۔“

مکمل کی سب حاجت ادا اور مصائب موت و حیات دونوں حالتوں میں اہل حاجت کی  
اعانت و امداد فرمائی تھیں، غزوہ احد میں حضرت صفیہؓ آئیں، اور اپنے بھائی حضرت  
حمزہؓ سید الشہداء کے کفن کے لیے دو کپڑے لائیں لیکن اُنکی لاش کے پاس ایک  
انصاری کی لاش بھی اُسی طرح برہنہ نظر آئی، دل میں شرمائیں کہ حمزہؓ دو کپڑوں میں کفن  
جائیں، اور انصاری کے لیے ایک کپڑا بھی نہ ہوا، آپ تو ایک کا قد بڑا نکلا، بیوہ  
کپڑے پر قرعہ ڈالا گیا اور دو کپڑا جسکے حصے میں پڑا وہ اُس میں کفنا گیا۔

۱۔ مسلم کتاب الزکوٰۃ باب فضل النفقۃ علی الافرنین والزوج والاولاد والاولادین ولو کانوا مشرکین ۲۵  
ابو داؤد کتاب الزکوٰۃ باب من تصدق بھد توئم و رثا ۲۵ سند ابن خبیل جلد ۱ صفحہ ۱۶۵

## ابواب الصوم

صائم الدھر ہنا آج ہماری عورتیں صوم مفروضہ میں بھی لیت و نعل کرتی ہیں لیکن بعض صحابیہ صائم الدھر ہر پچی تھیں یعنی ہمیشہ روزہ رکھتی تھیں، حضرت ابوامامہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے بار بار دعائے شہادت کی درخواست کی لیکن آپ نے سلامتی کی دعا فرمائی اخیر میں عرض کی کہ کسی ایسے عمل کی ہدایت فرمائیے کہ خدا مجھے اُس سے نفع دے آپ نے روزے کا حکم دیا، اور انھوں نے متصل روزہ رکھنے کا التزام کر لیا، اُنکے ساتھ اُنکے خادم اور بی بی نے بھی اس عمل صالح میں شرکت کی اور روزہ اُنکے گھر کی امتیازی علامت ہو گئی اگر کسی دن اُنکے گھر میں دھواں اُٹھتا تو لوگ سمجھتے آج اُنکے گھر میں کوئی مہمان آیا ہے ورنہ اس گھر میں دن کا کھانا کیونکر پک سکتا تھا

نفل کے روزے رکھنا بعض صحابیہ نفل کے روزے رکھتی تھیں جس سے اُنکے شوہر کو تکلیف ہوتی تھی، انھوں نے روکا تو انکو سخت ناگوار ہوا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جا کر شکایت کی لیکن آپ نے حکم دیا کہ کوئی عورت شوہر کی اجازت کے بغیر نفل کا روزہ نہیں رکھ سکتی مردوں کی جانب سے روزہ رکھنا صحابیات نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ اپنے مردوں کی جانب سے بھی روزے رکھتی تھیں ایک صحابیہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے اور اوس پر روزے فرض تھے کیا میں اُنکو پورا کر دوں؟ آپ نے انکو اجازت دیدی

۱۰ مسند ابن خبیل جلد ۵ صفحہ ۳۵۵ ابو داؤد کتاب الصیام باب المرأة تصوم بغیر اذن زوجہا ۱۱ بخاری کتاب الصوم باب من مات و علیہ صوم

اعشکان | صحابیات کو اعشکان کا اس قدر شوق تھا کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعشکان کے لیے خیمہ نصب کرنے کا حکم دیا تو حضرت عائشہؓ نے اپنا خیمہ الگ نصب کروایا انھی دیکھا دیکھی تمام ازواج مطہرات نے خیمے نصب کرائے

## ابواب الحج

حج | فرائض اسلام میں اگرچہ حج صرف ایک بار فرض ہے لیکن صحابیات کو ایک بار کے حج سے کیا تسکین ہو سکتی تھی اسلئے تقریباً ہر سال فریضہ حج ادا کرتی تھیں، ایک بار حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا "بہترین جہاد حج مبرور ہے" اسکے بعد سے انھیں کوئی سال حج سے خالی نہ گیا

صحابیات جس ذوق و شوق سے حج ادا کرتی تھیں، اسکا موثر منظر حجۃ الوداع میں دنیا کو نظر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان حج کیا تو حضرت اسماء بنت عمیسؓ اگرچہ حاملہ تھیں لیکن وہ بھی روانہ ہوئیں

بہت سے صحابہ حجۃ الوداع کی شرکت کے لیے جا رہے تھے، راستے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی، تو ایک صحابیہ جھپٹ کے آپ کے پاس میں، اور ہودج سے اپنے بچے کو نکال کر پوچھا کیا اس کا حج بھی ہو سکتا ہے؟ فرمایا ہاں تھیں اسکا ثواب ملے گا

صحابیات فریضہ حج کے ادا کرنے میں طرح طرح کا التزام والا یزیم کرتی تھیں، ایک

لے ابو داؤد کتاب الصیام باب فی الاعشکان لے بخاری کتاب الحج باب حج النساء ابو داؤد کتاب النساک باب فی اوصیاء حج -

صحابیہ نے خانہ کعبہ تک پاپیادہ جانے کی نذر مانی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا "پاپیادہ بھی چلو اور سوار بھی ہو لو" اگر کسی معذوری سے حج کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو جاتا تھا تو صحابیات کو سخت صدمہ ہوتا تھا، حجۃ الوداع میں حضرت عائشہؓ کو ضرورت نسوانی سے معذوری ہو گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا تو دیکھا کہ رو رہی ہیں فرمایا کیا ماجرا ہے؟ بولیں کہ میں نے اب تک حج نہیں کیا تھا، فرمایا سبحان اللہ یہ تو فطری چیز ہے تمام مناسک ادا کر لو صرف خانہ کعبہ کا طواف نہ کرو۔

ان باپ کی طرف سے حج ادا کرنا | صحابیات نہ صرف خود بلکہ اپنے ماں باپ کی جانب سے بھی حج ادا کرتی تھیں، حجۃ الوداع کے زمانے میں ایک صحابیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ میرے باپ پر حج فرض ہو گیا ہے، لیکن وہ بڑھاپے کی وجہ سے سواری پر بیٹھ نہیں سکتے کیا میں انکی جانب سے حج ادا کر دوں؟ آپ نے انکو اسکی اجازت دیدی ایک صحابیہ کی ماں کا انتقال ہو چکا تھا وہ آپ کی خدمت میں آئیں اور کہا کہ میری ماں نے کبھی حج نہیں کیا کیا میں انکی جانب سے یہ فرض ادا کر دوں؟ آپ نے انکو بھی اجازت دیدی۔

عمرہ ادا کرنا | عمرہ فرض ہو یا نہ ہو لیکن صحابیات اسکو نہایت پابندی کے ساتھ ادا کرتی تھیں اور جب وہ فوت ہو جاتا تھا تو انکو سخت قلق ہوتا تھا جب حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لے بخاری کتاب الحج باب وجوب الحج و نقدہ لہ ابو داؤد کتاب المناکب باب فی افراد الحج لہ بخاری کتاب الحج باب وجوب الحج و نقدہ لہ مسلم کتاب الصوم باب قضاء الصیام من امیت

نے حکم دیا کہ جن لوگوں کے پاس ہمدی نہ ہو وہ عمرہ ادا کر سکتے ہیں، تو خیمین اگر دیکھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دھوپ پو پو بھی تو بولیں کہ میں ضرورت نسوانی سے معذور ہوں، لوگ دودھ فرض رجب و عمرہ کا ثواب لیکر جائے ہیں اور میں صرف ایک کا، فرمایا کوئی ہرج نہیں خدا تمکو عمرہ کا ثواب بھی عطا فرمائے گا، چنانچہ آپ نے حضرت عبدالرحمن ابن ابی بکرؓ ساتھ کر دیا اور مقام تنیم میں انھوں نے جا کر عمرہ کا احرام باندھا اور اسی رات کو فارغ ہو کر آئیں۔

## ابواب الجہاد

شق شہادت | عہد نبوت میں شہادت ایک ابدی زندگی خیال کی جاتی تھی اس لئے ہر شخص اس آب حیات کا پیا سا رہتا تھا، حضرت ام و زینبؓ ایک صحابیہ تھیں، جب غزوہ بدر پیش آیا تو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ ”مجھ کو شریک جہاد ہونے کی اجازت عطا فرمائی جائے، میں مریضوں کی تیمارداری کروں گی شاید مجھے بھی درجہ شہادت حاصل ہو جائے“ آپ نے فرمایا ”گھر ہی میں رہو خدا تمہیں اسی میں شہادت دیگا“ یہ مسخرانہ پیش گوئی کیونکر غلط ہو سکتی تھی، انھوں نے دو غلام مدبر کئے تھے دونوں نے ان کو شہید کر دیا کہ جلد آزاد ہو جائیں۔

لے بخاری ابواب العمرہ کتاب الحج ۳۵ مدبر اون غلاموں کو کہتے ہیں جن سے آقا کد تیا ہے کہ وہ اسکی موت کے بعد آزاد ہو جائیں گے، ایسے قدرتی طور پر یہ لوگ آقا کی موت کے متنی ہوتے ہیں ۳۵ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الماتۃ النار

## عمل بالقرآن

صحابیات پر قرآن مجید کا شدت سے اثر پڑتا تھا، ایک بار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ قرآن مجید کی یہ آیت

من یعمل سؤاً ایحس بہ جو شخص ذرہ برابر بھی برائی کرے اسکو اسکا بدلہ دیا جائے گا

نہایت سخت ہے، ارشاد ہوا کہ ”عائشہ تمکو خبر نہیں کہ مسلمان کے پانوں میں اگر ایک کٹنا بھی چھب جاتا ہے تو وہ اس کے اعمال بد کا معاوضہ ہو جاتا ہے، بولیں ”لیکن خدا تو کہتا ہے

فسواف یحاسب حسابا یسیرا تو اذرا ذرا ہی برائی کا بھی حساب لے گا

فرمایا ”اسکا مطلب یہ ہے کہ ہر عمل خدا کی بارگاہ میں پیش ہوگا عذاب اُسی کو دیا جائے گا جس کے حساب میں رد و قلع ہوگی اس اثر پذیریری کا نتیجہ یہ تھا کہ صحابیات نہایت عزت

ساتھ قرآن مجید کے احکام پر عمل کرنے کو تیار ہو جاتی تھیں، حضرت ابو خذیفہ رضی اللہ عنہ نے حصہ سالم رکھ کر اپنا منہ بولا بیٹا بنایا تھا، اسلئے زمانہ جاہلیت کی رسم و رواج کے مطابق انکو حقیقی بیٹے کے حقوق حاصل ہو گئے تھے، لیکن جب قرآن مجید کی یہ آیت

ادعوہم لابائہم، انکو انکے حقیقی باپوں کا بیٹا لکھ کر پکارو

نادل ہوئی تو انکی بی بی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ ”سالم پہلے ہمارے ساتھ گھر میں رہتے تھے اور ان سے کوئی پردہ نہ تھا اب آپ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ ”دو دوہر پلا دو وہ تمہارے رضاعی بیٹے ہو جائیں گے“

الحمد للہ اور دو کتاب انجائز باب امراض الذکرۃ للذکر ابوداؤد کتاب النکاح باب من حرّم بہ

زمانہ جاہلیت میں عرب کی عورتیں نہایت بے پردائی کے ساتھ دو پیٹ اور ہتھی تھیں اسلئے  
سینہ اور سر وغیرہ کھلا رہتا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی

ولیفرن یخرم علی جیبہن - عورتوں کو چاہیے کہ اپنے دہنوں کو اپنے سینوں پر ڈال لیں  
اس کا یہ اثر ہوا کہ عورتوں نے اپنے تہ بند اور متفرق کپڑوں کو پھاڑ کر دوپٹے بنائے اور  
اپنے آپ کو سیاہ چادروں سے اس طرح ڈھانپ توپ لیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کے  
مطابق یہ معلوم ہوتا تھا کہ اُنکے سر کوؤن کے اُشیانے بن گئے ہیں

### منہیات شرعیہ سے اجتناب

غز میرے اُفتاب | راگ باجا تو بڑی چیز ہے، حضرت عائشہ کا یہ حال تھا کہ اُونٹ کے گھنٹی کی  
آواز سننا بھی پسند نہیں کرتی تھیں، اگر سامنے سے گھنٹی کی آواز آتی تو سارے بان سے کہتیں کہ ٹھہ  
جاؤ تاکہ یہ آواز سننے میں نہ آئے، اور اگر گھنٹیں لو کہتیں کہ تیزی کے ساتھ لے چلو تاکہ میں اس آواز کو  
نہ سُن سکوں

ایک بار ایک لڑکی اُنکے گھر میں گھنکرو پہنے ہوئے داخل ہوئی، گھنکرو کی آواز سننے کے ساتھ  
ہی بولیں کہ گھنکرو پہنے ہوئے وہ میرے پاس نہ آنے پائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس  
گھر میں اس قسم کی آوازیں آتی ہیں اُس میں فرشتے نہیں آتے

مشہات سے اجتناب | حدیث شریف میں آیا ہے کہ ”جو چیز مشتبہ ہے اُسکو چھوڑ کر وہ چیز اختیار



کر دجو غیر مشتبہ ہے، حلال بھی رافع ہے اور حرام بھی لیکن اُن کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں  
 پس جو شخص مشتبہ گناہوں کو چھوڑ دے گا وہ کھلے ہوئے گناہوں کا سب سے زیادہ چھوڑنے والا ہوگا  
 اور جو شخص مشتبہ گناہوں کا مرتکب ہوگا، بہت ممکن ہے کہ کھلے ہوئے گناہوں کا مرتکب ہو جائے  
 گناہ خدا کی چراگاہ ہے اور جو شخص چراگاہ کے آس پاس چرائے گا، ممکن ہے کہ اُسکے مویشی  
 اُس میں پڑ جائیں، صحابیات اس حدیث پر نہایت شدت سے عامل تھیں، ایک صحابیہ نے  
 ایک لونڈی کو اپنی ماں پر صدقہ کر دیا تھا وہ مرگئی تو اُس لونڈی کی حالت مشتبہ ہو گئی  
 صدقہ کر چکی تھیں اور صدقہ کا مال واپس لینا جائز نہیں، ماں کی مالک ہو گئی تھی اور اُسکے  
 مرنے کے بعد یہ اُسکی وارث ہو گئی تھیں، اسلئے وہ اُنکو وراثت میں لے سکتی تھی، اس اشتباہ  
 کے رفع کرنے کے لیے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور واقعہ بیان  
 کیا آپ نے فرمایا تمہیں صدقہ کا ثواب مل چکا اور اب وہ تمہاری وراثت میں آگئی  
 حضرت اسماءؓ کی ماں قلیلہ کافرہ تھیں اور حضرت ابو بکرؓ نے زمانہ جاہلیت ہی میں اُن کو  
 طلاق دیدی تھی، ایک بار وہ حضرت اسماءؓ کے پاس متعدد چیزیں بدیلیکے آئیں، چونکہ  
 یہ کافر کا ہدیہ تھا اسلئے حضرت اسماءؓ نے اُنکے قبول کرنے سے انکار کیا اور حضرت عائشہؓ کے  
 ذریعہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کروایا، آپ نے اُسکے قبول کرنے کی اجازت دی  
 مذہبی زندگی کے مظاہر مختلف

تبج و تبیل تبیع و تبیل پاک مذہبی زندگی کی مخصوص علامت ہیں، اور صحابیات میں یہ علامت  
 لے ابو داؤد کتاب الوصایا باب ایا فی الرجل یحب الجلیہ ثم یوصاہ لہ طبقات ابن سعد ذکرہ حضرت اسماءؓ

پانی جاتی تھی، ایک صحابیہ سامنے لکڑی یا گھٹی رکھ کر تسبیح پڑھ رہی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا کہ اسکی کیا ضرورت ہے، مین اس سے آسان تر تدبیر بتا دیتا ہوں، اسکے بعد ایک دعا بتا دیجیے

مقامات مقدسہ کی زیارت | حصول برکت کا شوق صحابیات کو مقامات مقدسہ کی طرف پہنچنے سے جاتا تھا ایک بار ایک صحابیہ بیمار ہوئیں، اور یہ نذر مانی کہ اگر خدا شفا دیکر تو میت المقدس میں جا کر نماز پڑھ کر صحت یاب ہوئیں تو سامان سفر کیا، اور رخصت ہونے کے لیے حضرت میمونہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، انھوں نے کہا کہ مسجد نبوی ہی میں نماز پڑھ لو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری مسجد کی ایک نماز دوسری مساجد کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے

ایک صحابیہ نے مسجد قبا تک پایادہ جانے کی نذر مانی تھی، ابھی نذر پوری کرنے بھی نہیں پائی تھیں کہ انتقال ہو گیا حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فتوے دیا کہ انکی صاحبزادی نذر پوری کرینے

فرائض مذہبی ادا کرنے میں شوق عبادت ہر قسم کو جسمانی تکلیفوں کو آسان کر دیتا ہے، اور صحابیات جسمانی تکلیفیں ادا کرنا میں یہ شوق موجود تھا اسلئے وہ ہر قسم کی تکلیفیں برداشت کرتی تھیں اور فرائض اسلام کو بخوشی ادا کرتی تھیں، حضرت حمہ بنت جحشؓ ایک صحابیہ تھیں، انکا مہول تھا کہ برابر مصروف نماز رہتی تھیں، جب تھک جاتی تھیں تو ستون مسجد میں ایک رسی باندھ

لے ابو داؤد ابواب تفریح شرمستان باب التسلی علی سلم باب فضل الصلوۃ فی مسجد المنیۃ وکے

موظاے امام محمد باب الرجل یحاک بالشی الی میت اللہ

رکھی تھی اس سے لٹک جاتی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس رسی کو دیکھا تو فرمایا: "لو کہ صرف اسی قسم کا نماز پڑھنی چاہیے جو انکی ملائت میں ہو اگر تھک جائیں تو بیٹھ جانا چاہیے۔ چنانچہ وہ رسی کھلو کر پھٹ کر اڑی۔"

پابندی قسم | ہم لوگ بات بات پر قسم کھایا کرتے ہیں، اور ہکویہ محسوس نہیں ہوتا کہ یہ کس قدر ذمہ داری کا کام ہے، لیکن صحابیات بہت کم قسم کھاتی تھیں، اور جس بات پر قسم کھالیتی تھیں اُسکو پورا کرتی تھیں، ایک بار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے ناراض ہو گئیں اور قسم کھائی کہ اب ان سے بات چیت نہ کریں گی، لیکن جب حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے معافی مانگی اور دوسرا صحابہ نے بھی انکی سفارش کی تو رو کر کہنے لگیں

اِنِّیْ سَدَدْتُ وَالْمَنْذَرُ شَدِیدٌ      میں نے تذرانہ لی ہے اور تذر کا معاملہ نہایت سخت ہے،  
 بالآخر اصرار و سفارش سے انکا قصور معاف کر دیا تو کفارہ قسم میں ہم غلام آزاد کئے تھے

## تبجیل الرسول

برکت اندوزی صحابیات ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک سے برکت اندوز ہوتی رہتی تھیں  
اسی لئے جو بچہ پیدا ہوتا، صحابیات سب سے پہلے اُس کو آپ کی خدمت میں حاضر کرتیں، آپ بچے کے  
سر پر ہاتھ پھیرتے، اپنے مونہ میں کھجور ڈال کر اُس کے مونہ میں ڈالتے، اور اُس کے لیے برکت کی  
دعا فرماتے۔

حافظ یادگار رسول صحابیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یادگاروں کو جان سے زیادہ عزیز رکھتی تھیں  
حضرت عائشہؓ کے پاس آپ کا ایک جُبہ محفوظ تھا، جب اُن کا انتقال ہوا تو حضرت اسماءؓ نے اُس کو  
لے لیا اور محفوظ رکھا، چنانچہ جب کوئی شخص اُن کے خاندان میں بیمار ہوتا تھا تو شفا حاصل کرنے  
کے لیے اُس کو دھو کر اُس کا پانی پلاتی تھیں۔

جن کپڑوں میں آپ کا وصال ہوا تھا، حضرت عائشہؓ نے اُن کو محفوظ رکھا تھا، چنانچہ  
ایک دن اُنھوں نے ایک صحابی کو ایک مینے تہ بند اور ایک کپڑے دکھا کر کہا کہ خدا کی قسم آپ نے  
انہی کپڑوں میں داعی اجل کو لبیک کہا تھا۔

ایک بار ایک صحابیہ نے آپ کی دعوت کی، آپ نے کہانے کے بعد جس شگیزہ سے  
پانی پیا اُس کو انھوں نے محفوظ رکھا، جب کوئی شخص بیمار ہوتا یا برکت حاصل کرنے کا موقع  
آتا تو وہ اس سے پانی پیتی اور پلاتی تھیں۔

۱۔ مسلم کتاب الفضائل باب فی قرب النبی من الناس و تبرک من ۱۔ مسند ابن ضیل جلد ۶ صفحہ ۳۴۸ ۲۔ البرذاد

کتاب الطباس باب فی سبب الموت و الشرح لبقات ابن سعد مکرر حضرت ام نثار

جب آپ حضرت انسؓ کے گھر تشریف لاتے تھے تو انکی والدہ آپ کے پسینے کو چوڑ کر ایک شیشی میں  
 بھر لیتی تھیں اور اُسکو محفوظ رکھتی تھیں۔

عزیزہ خیرین آپ نے ایک صحابیہ کو خود دست مبارک سے ایک بار چٹنایا تھا وہ اُسکی استعداد  
 قدر کرتی تھیں کہ عمر بھر اُسکو گلے سے جُدا نہیں کیا اور جب انتقال کرنے لگیں تو وصیت کی کہ انکے  
 ساتھ وہ بھی دفن کر دیا جائے۔

ایک دن آپ حضرت ام سلیم کے مکان پر تشریف لائے، گھر میں ایک شکیزہ لٹک رہا تھا  
 آپ نے اُسکا دھار اپنے منہ سے اُگایا اور پانی پیا۔ حضرت ام سلیم نے شکیزہ کے دبانے کو  
 کاٹ کر اپنے پاس بطور یادگار رکھ لیا۔

آپ حضرت شفاء بنت عبد اللہؓ کے یہاں کبھی کبھی قیلولہ فرماتے تھے اس غرض سے انھوں نے  
 آپ کے لیے ایک بستر اور ایک حاص تہ بند بوا لیا تھا جس کو پہن کر آپ استراحت فرماتے  
 تھے، یہ یادگارین ایک مدت تک اُنکے خاندان میں محفوظ رہیں، اخیر میں مردان نے اُن کو  
 لے لیا۔

ادب رسول | صحابیات آپکی خدمت میں حاضر ہوتی تو دربار نبوت کے ادب عظمت کے

محافظ سے تمام کپڑے زیب تن کر لیتیں ایک صحابیہ فرماتی ہیں،

جمعت علی شابی فالتیت رسول اللہ ﷺ میں نے ہم کپڑے پہن لیے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی

سہ بخاری کتاب الاستئذان باب من رآ رسولاً فقال غم ثم منہ ابن مسعود جلد ۱ صفحہ ۸۰ سہ ابو داؤد کتاب الکس  
 باب فی السور والشرعہ طہات ابن مسعود کہ حضرت ام سلیمؓ ابو داؤد کتاب الطلاق باب فی عدۃ الخصال  
 اسد الغابہ تذکرہ حضرت شفاء بنت عبد اللہؓ

اگر نادانستگی کی حالت میں بھی کوئی کلمہ آپ کی شان کے خلاف منہ سے نکل جاتا تو ہم کی معافی چاہتین ایک صحابیہ کا بچہ مر گیا تھا اور وہ اُس پر رو رہی تھیں آپ کا گزر ہوا تو فرمایا: "خدا سے ڈرو اور صبر کرو"، بولیں تھیں میری مصیبت کی کیا پروا ہے؟ آپ چلے گئے تو لوگوں نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے، دوڑی ہوئی آئین اور عرض کی کہ میں نے حضور کو نہیں پہچانا

حیاتِ رسول | صحابیات اپنے دلوں میں نہایت شدت کے ساتھ آپ کی حمایت کی آرزو رکھتی تھیں حضرت طلیب بن عمار سلام لائے اور اپنی ماں اردی بنت عبدالمطلب کا بچی خیر دی تو بولیں کہ تم نے جس شخص کی حمایت کی، وہ اس کا سب سے زیادہ متقی تھا اگر مردوں کی طرح ہم بھی استطاعت رکھتے تو آپ کی حفاظت کرتے اور آپ کی طرف سے لڑتے

خدمتِ رسول | صحابیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کو اپنا سب سے بڑا شرف خیال کرتی تھیں حضرت سلمیٰ ایک صحابیہ تھیں انھوں نے اس استقلال کے ساتھ آپ کی خدمت کی کہ ان کو خدا رسول اللہ کا لقب حاصل ہوا

سینہ حضرت سلوٰۃ کے والدہ کی کوڑھی تھی انھوں نے اُس کو اس شرط پر آزاد کرنا چاہا کہ وہ اپنی عمر آپ کی خدمت گزاری میں صرف کرے اُس نے کہا اگر آپ یہ شرط نہ بھی کرتیں تب بھی میں سانس واپسین آپ کی خدمت سے غلغلو نہ ہوتی

بیتِ رسول | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پر عظمت روحانیت سے صحابیات استعدادِ مرعوب ہو جاتی تھیں کہ

۱۔ ابوداؤد کتاب النجاشی باب العبر عند الصدوق ۲۔ استیعاب تذکرہ حضرت طلیب بن مرثدہ ۳۔ ابوداؤد

کتاب الطب باب الحجامۃ ۴۔ ابوداؤد کتاب التقی باب فی التقی علی الشرط

جسم میں ریشہ پڑ جاتا تھا ایک بار حضرت حدیثہ نے آپ کو مسجد میں اوکڑو بیٹھے ہوئے دیکھا ان پر  
آپ کے اس خشوع و خضوع کی حالت کا یہ اثر پڑا کہ کانپ اٹھیں

نعت رسول اصحابیات کی چھوٹی چھوٹی لڑکیاں تک آپ کی طرح میں رطب اللسان رہتی تھیں  
آپ جب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو لڑکیاں دف بجا بجا کر یہ شعر گاتی پھرتی تھیں،

نحن جوار من بنی النجار      یا حبذا محمد من جبار

ہم خاندان بنو نجار کی لڑکیاں ہیں، محمد کتنے اچھے بڑوسی ہیں  
پر وہ نشین عورتیں یہ اشعار پڑھتی تھیں

طلع البدر علینا      من یتتبع العوداع

نبتۃ الوداع کی گھاٹیوں سے ہم پر چو دہوین رات کا چاند طلوع ہوا ہے

وجب الشکر علینا      ما دعی اللہ داعی

جب تک دعا کرنے والے دعا کریں ہم پر حسد کا شکر واجب ہے،

حضرت عائشہ رضعت ہو کر امین توجھو کریاں دف بجا بجا کر واقعات بدر کے متعلق اشعار گاتی

تھیں، ان میں سے ایک نے یہ مصرع گایا

وفینا بنی یعلم ما فی غد      ہم میں ایک پیغمبر ہے جو کل کی بات جانتا ہے

تو آپ نے روک دیا اور کہا کہ وہی گاؤ جو پہلے گاہی تھیں

پابندی احکام رسول اصحابیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی نہایت شدت کے ساتھ پابندی

لے شامل ترمذی باب ما جاز فی حلیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخاری کتاب النکاح باب ضرب الدف فی النکاح

کرتی تھیں آپ نے شوہر کے علاوہ اور اعزہ کے ماتم کے لیے صرف تین دن مقرر فرمائے تھے۔  
 صحابیہ نے اسکی اس شدت کے ساتھ پابندی کی کہ جب حضرت زینب بنت جحش کے بھائی کا  
 انتقال ہوا تو چوتھے دن کچھ عورتیں اُن سے ملنے آئیں انھوں نے اُن سب کے ساتھ خوشبو  
 لگائی، اور کہا کہ ”مجھے خوشبو کی ضرورت نہ تھی لیکن میں نے آپ سے سنا ہے کہ کسی مسلمان  
 عورت کو شوہر کے سوا تین دن سے زیادہ کسی کا ماتم کرنا ناجائز نہیں“ اسلئے یہ اسی حکم کی  
 تعمیل تھی۔

جب حضرت ام حبیبہ کے والد نے انتقال کیا تو انھوں نے تین روز کے بعد تیل لگایا،  
 خوشبو ملی۔ اور کہا کہ ”مجھے اسکی ضرورت نہ تھی، صرف آپ کے حکم کی تعمیل مقصود تھی“  
 ایک بار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک سائل آیا انھوں نے روئی کا ایک ٹکڑا دیا  
 پھر اُس کے بعد ایک خوش لباس شخص آیا تو انھوں نے اُسکو بٹھا کر خوب کمانا کھلایا۔  
 نے اس تقریب و امتیاز پر اعتراض کیا تو بولیں کہ رسول اللہ صلوٰۃ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ  
 انزلوا الناس علی قدر منازلہم لوگون کو اُن کے درجہ پر رکھو

ایک بار آپ مسجد سے نکل رہے تھے، دیکھا کہ راستے میں مرد و عورت مل جل کے چل رہے  
 ہیں، عورتوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا ”پیچھے رہو تم وسط راہ سے نہیں گزر سکتیں“ اس کے بعد  
 عورتوں کا یہ حال ہو گیا کہ غلی کے کنارے سے اس طرح لگ کے چلتی تھیں کہ اُن کے کپڑے  
 دیواروں سے اوجھ جاتے تھے۔

سے ابو داؤد کتاب الملاحی باب اعداد المسافر فی غلبہ و ما یصلی ابو داؤد کتاب الوصیاء باب فی شیء انصار فی الطريق



رضامندی رسول | صحابیات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی کی ہمیشہ فکر رہتی تھی، اسلئے اگر  
 آپ کبھی ناراض ہو جاتے تھے تو ہر ممکن تدبیر سے آپ کے رضامند کرنے کی کوشش  
 کرتی تھیں، آپ جب حجۃ الوداع کے لئے تشریف لگے تو تمام بیبیاں ساتھ تھیں، سو  
 اتفاق سے راستہ میں حضرت صفیہؓ کا اونٹ تھک کر بیٹھ گیا، وہ رونے لگیں، آپ کو خبر ہوئی  
 تو خود تشریف لائے اور دست مبارک سے اُنکے آنسو پوچھے، آپ جقدر اُنکو رونے سے  
 منع فرماتے تھے اُسی قدر وہ اور زیادہ روتی تھیں، جب کسی طرح چپ نہ ہوئیں، تو آپ نے  
 اُنکو سرزنش فرمائی، اور تمام لوگوں کو منزل کرنے کا حکم دیا اور خود بھی اپنا خیمہ نصب کر دیا  
 اب حضرت صفیہؓ کو خیال ہوا کہ آپ اُن سے ناراض ہو گئے، اسلئے آپ کی رضامندی کی  
 تدبیریں اختیار کیں، اس غرض سے حضرت عائشہؓ کے پاس گئیں، اور کہا کہ ”آپ کو  
 معلوم ہے کہ میں اپنی باری کا دن کسی چیز کے معاوضہ میں نہیں دیکھتی، لیکن اگر آپ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھے راضی کر دیں تو میں اپنی باری کا دن آپ کو دیتی ہوں، حضرت  
 عائشہؓ نے آمادگی ظاہر کی اور ایک دوپٹہ اوڑھا جو زعفرانی رنگ میں رنگا ہوا تھا،  
 پھر اُس پر پانی کے چھینٹے دے کر خوشبو خوب پھیلائی، اُسکے بعد آپ کی خدمت میں گئیں  
 اور خیمہ کا پردہ اٹھایا، تو آپ نے فرمایا کہ عائشہؓ یہ تمہاری باری کا دن نہیں ہے، بولیں  
 ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء ۛ یہ خدا کا فضل ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے  
 تنویف الی الرسول | عورت کے لیے نکاح کا سبب زیادہ اہم ہے، لیکن صحابیات نے

اپنے آپ کو بالکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں دیدیا تھا، اسلئے آپ جس سے چاہتے تھے  
 انکا نکاح کر دیتے تھے، اور وہ بخوشی اسکو قبول کر لیتی تھیں، حضرت فاطمہ بنت قیسؓ ایک  
 صحابیہ تھیں، جن سے ایک طرف تو حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ جو نہایت دولت مند  
 صحابی تھے نکاح کرنا چاہتے تھے، دوسری طرف اپنے حضرت اسامہ بن زیدؓ کے متعلق  
 امن سے انگٹھو کی تھی، لیکن حضرت فاطمہ بنت قیسؓ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اپنی قسمت کا مالک بنا دیا  
 اور کہا کہ ”میرا معاملہ آپ کے ہاتھ میں ہے جس سے چاہیے نکاح کر دیجئے“

جلیبب ایک ظریف الطبع صحابی تھے، جو راستوں میں بھی خرافت اور مذاق کی باتیں کرتے  
 تھے، اسلئے صحابہ انکو عموماً ناپسند کرتے تھے ایک بار آپ نے انکے لئے ایک انصاری لڑکی کو  
 پیغام نکاح دیا، انھوں نے کہا کہ اہلی مان سے مشورہ کر لون، مان نے جلیبب کا نام سنا تو  
 انکار کیا، لیکن لڑکی نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نا منظورین کی جاسکتی مجھے آپ کے  
 حوالے کر دو خدا مجھے ضائع نہ کرے گا“

ضیافت رسول | اگر خوش قسمتی سے صحابیات کو کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضیافت کا موقع  
 ملتا تو نہایت عزت، محبت، اور ادب کے ساتھ اس فرض کو بجا لاتیں، ایک بار آپ حضرت  
 ام حرامؓ کے مکان پر تشریف لیگے، تو انھوں نے دعوت کی، آپ نے قبول فرمائی  
 اور وہیں قیلولہ فرمایا

لے نا کتاب الکحل الخبطہ فی الکحل ۵ مسند جلد ۴ صفحہ ۴۲۴ ۵ ابو داؤد کنز الجہاد  
 باب فی رکوب البحر فی الغزو

ایک بار ایک صحابی نے آپ کی دعوت کی، دعوت کہا کہ آپ روانہ ہوئے تو انکی بی بی نے پرے سے سر نکال کر کہا کیا رسول اللہ مجھ پر اور میرے شوہر پر درود بھیجتے جائیے، آپ نے فرمایا ”خدا تم پر اور تمہارے شوہر پر رحمت نازل فرمائے“

بعض صحابیات خود کو نئی چیز پکا کر آپ کی خدمت میں پیش کرتی تھیں، ایک بار حضرت ام المومنینؓ نے آٹا چھانا اور اُسی روٹیاں تیار کر کے آپ کی خدمت میں پیش کیں آپ نے فرمایا یہ کیا ہے بولیں ”ہمارے ملک میں اسی کا رواج ہے میں نے چاہا کہ آپ کے لیے بھی اسی قسم کی روٹیاں تیار کروں لیکن آپ نے کمال مذہب و تقشف سے فرمایا ”اے میں چکر ملا کر بھر گوندھو“

محبت رسول | صحابیات کے دل آپ کی محبت سے لبریز تھے، اور وہ اسکا اظہار مختلف طریقوں سے کرتی تھیں، حضرت ام عطیہؓ ایک صحابیہ تھیں وہ جب آپ کا ذکر کرتی تو فوج کے کتین بابائی میں آپ پر تڑپا آپ جب کسی غزوہ میں تشریف لے جاتے تو صحابیات فرط محبت سے کبکی واپسی اور سلامتی کے لیے نذرین مانتی تھیں، ایک بار آپ کسی غزوہ سے واپس آئے تو ایک صحابیہ نے کہا کہ ”یا رسول اللہ میں نے نذر مانی تھی کہ اگر خدا آپ کو صبح و سالم واپس لائے گا تو آپ کے سامنے دف بجایا کے گیت گاؤں گی“

شوق محبت رسول | صحابیات کے دل میں آپ کی محبت سے مستفیض ہونے کا نہایت شوق رہتا تھا، حضرت قیلہؓ بیوہ ہو گئیں تو چون کو انکے چچا نے لے لیا اب وہ تمام دینی و جہگڑدن سے آزاد تھیں، اسلئے ایک صحابی کے ساتھ خدمت مبالغہ میں حاضر ہوئیں اور آپ کی تعلیمات و تلقینات سے عمر بھر فائدہ اٹھایا

سہ سنا بن میل جلد صفحہ ۱۳۳ کہ عن ابن ماجہ کتاب الاطعمہ سنائی کتاب البیض باب شہود فیصل العیدین و ذکرہ البیض  
اسکے ترمذی کتاب المناقب مناقب ابی حنیفہ عربی الخطاب ۱۷ طبعات ابن سعد تذکرہ حضرت قبلہ دم۔

## فضائل اخلاق

استغاثت فیض تربیت نبوی نے صحابیات کے ایک ایک فرد کو، غیرت، اخلاقیات، اور عزت نفس کا جسد بنا دیا تھا، اسلئے وہ کسی کے سامنے دست سوال نہیں پھیلاتی تھیں، مان بپ سوانگتے ہوئے کسی کو شرم نہیں آتی، لیکن صحابیات کی غیرت اسکو بھی گوارا نہیں کرتی تھی کہ ان باپ سے بھری غفلت میں سوال کیا جائے، حضرت فاطمہؓ گھر کے کام کاج سے تنگ آگئی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لونڈی غلام آئے، حاضر خدمت ہوئیں کہ آپ سے ایک غلام مانگیں دیکھا کہ آپ سے کچھ لوگ باتیں کر رہے ہیں، شرم کے مارے واپس آئیں۔

ایشیاء فیاضی ایک اخلاقی وصف ہے، لیکن ایشیاء فیاضی کی اعلیٰ ترین قسم ہے، اور وہ صحابیات میں بدرجہ اتم پائی جاتی تھی حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ کے پہلو میں انبی قبر کے لیے جگہ مخصوص کر رکھی تھی لیکن جب حضرت عمرؓ نے ان سے درخواست کی تو انھوں نے یہ تحفہ جنت انکو دیدیا اور فرمایا

كنت اريدك لنفسی ولا وثن بسلام علی نفسی میں زخرواپنے لیے اسکو محفوظ رکھتا لیکن آج اپنے ارپاکو ترجیح دیتی ہوں ایک دن وہ روزے سے تھیں، گھر میں ایک روٹی کے سوا کچھ نہ تھا، ایک مسکین عورت آئی، انھوں نے لونڈی سے کہا کہ "روٹی اسکو دیدو" اُس نے کہا "افطار کس چیز سے کیجے گا" بولیں "وے تو دو" شام ہوئی تو کسی نے بھری کا گوشت بھجوا دیا لونڈی کو بلا کر کہا "یہ تیر سیٹی ہے بہتر ہے"

ابو داؤد کتاب الادب باب فی التبعیۃ بخاری کتاب المناقب ابی حنیفۃ البیہقیۃ موطا امام مالک کتاب الجراح ابی الزبیری الترمذی

فیاضی | صحابہ کی طرح اسلام کو صحابیات کی فیاضی سے بھی بہت کچھ ثبات و استحکام حاصل ہوا۔  
 حضرت ام سلیمہؓ نے اپنا خلیستان خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وقف کر دیا۔  
 حضرت عائشہؓ نے اس قدر فیاض تھیں کہ جو کچھ ہاتھ آجاتا تھا اسکو صدقہ کر دیتی تھیں، حضرت عبداللہ  
 بن زبیرؓ نے انکو اس فیاضی سے روکنا چاہا تو اس قدر برہم ہوئیں کہ ان سے بات چیت کرنے کی  
 قسم کھائی حضرت اسماءؓ نے ان سے بھی زیادہ فیاض تھیں، حضرت عائشہؓ کا معمول یہ تھا کہ جمع  
 کرتی جاتی تھیں، جب معتد برسایہ جمع ہو جاتا تھا تو اسکو تقسیم کر دیتی تھیں لیکن حضرت اسماءؓ  
 محل کے لیے کچھ نہیں کھتی تھیں، روز کا روز خرچ کر دیا کرتی تھیں۔

ایک بار حضرت منکدر بن عبد اللہ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے بولیں کہ "تھاکر  
 کوئی لڑکا ہے" انھوں نے کہا "نہیں" فرمایا "اگر میرے پاس دس ہزار درہم ہوتے تو میں  
 انکو دیدیتی" حسن اتفاق سے شام ہی کو حضرت امیر معاویہؓ نے اُنکے پاس روپے بھیجے بولیں  
 کہ "سقدر جلد میری آزمائش ہوئی" فوراً آدمی بھیجا انکو بلوایا اور دس ہزار درہم دیدئے انھوں نے  
 اس رقم سے ایک لونڈی خرید لی اور اس سے اُنکے متعدد بچے پیدا ہوئے۔

زواجِ مطہرات میں حضرت زینب بنت جحشؓ نہایت فیاض تھیں، وہ اپنے ہاتھ سے چڑے کی  
 ہانغہ کرتی تھیں، اور جو کچھ آمدنی اُس سے ہوتی تھی مساکین کو دیدیتی تھیں، ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا کہ تم میں جسکا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا ہو گا وہ مجھے سب سے پہلے ملے گا، اس بنا پر زواجِ  
 مطہرات اپنے ہاتھوں کو ناپتی تھیں حضرت زینبؓ کے ہاتھ سب سے چھوٹے تھے لیکن جب سب سے پہلے انکا نکاح ہوا تو زواج  
 الہیہ جاری شد بخاری کتاب المناقب باب مناقب قریش سے ادب المفرد باب الحادۃ سے  
 طبقات ابن سعد مذکور منکدر بن عبد اللہ

مطہرات کو معلوم ہوا کہ بے ہاتھ سے نیا نیسی مراد تھی

غافل سے انتقام نہ لینا اگر غافل کی مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو انتقام لینے کا اس سے بہتر کوئی موقع نہیں مل سکتا لیکن صحابیات کے دل میں خدا اور رسول کی محبت نے بغض و انتقام کی جگہ کب پھوڑی تھی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت زینبؓ میں باہم لوگ جھوک رہی تھی لیکن جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر اتہام لگایا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ سے انکی اخلاقی حالت دریافت فرمائی تو بجائے اس کے کہ وہ انتقام لیتیں، بولیں کہ میں اپنے کان اور اپنی آنکھ کی پوری حفاظت کرتی ہوں مجھے انکی نسبت بھلائی کے سوا کچھ معلوم نہیں ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خود اعتراف کرتی ہیں کہ

وہی التي تساميني نعيمها الله بالودع <sup>۱</sup> وہ اگر میری حریت تھیں لیکن خدا نے اس کو بے دھوکہ بچا لیا انتقام تو بڑی چیز ہے، صحابیات اپنے غالفوں سے بغض رکھنا بھی پسند نہیں کرتی تھیں حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی محمد بن ابی بکر کو قتل کر دیا تھا، ایک بار وہ کسی فوج کے سپہ سالار تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک شخص سے پوچھا کہ اس غزوہ میں معاویہ کا سلوک کیسا رہا؟ اُس نے کہا، اُن میں کوئی عیب نہ تھا، سب لوگ ان کے مداح رہے، اگر کوئی اُونٹ ضائع ہو جاتا تھا تو وہ اوکی جگہ دوسرا اُونٹ دیدیتے تھے، اگر کوئی گھوڑا مر جاتا تھا تو وہ اسکی جگہ دوسرا گھوڑا دیدیتے تھے اگر کوئی غلام بھاگ جاتا تھا تو وہ اسکی جگہ دوسرا غلام دیدیتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ سن کر کہا، استغفر اللہ اگر میں اُن سے اس بنا پر بغض رکھوں کہ

۱۔ اسنادہ کہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کتاب الشہادات باب تعدیل النساء بعضہن بعضاً

انہوں نے سرے بھائی کو قتل کیا مین نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دے دیا مانتے ہوئے سنا ہے کہ خداوند اوج شخص میری امت کے ساتھ ملافط کرے تو بھی اُسکے ساتھ ملافط کرو اور جو اوس پر سختی کرے تو بھی اُس پر سختی کرے

ہمان نوازی | حضرت ام شریک نہایت دولت مند اور فیاض صحابیہ تھیں، انہوں نے اپنے مکان کو گویا جان خانہ بنا دیا تھا اسلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں باہر سے جو ہمان آتے تھے وہ اکثر انہیں کے مکان پر ٹھہرتے تھے

عزت نفس | صحابیات عزت نفس کا مجسمہ تھیں، حضرت عبداللہ بن زبیر جس دن شہید ہوئے اُس روز اپنی والدہ حضرت اسماءؓ کے پاس تشریف لگئے، انہوں نے انکو دیکھا تو بولیں ”بیٹا قتل کے خوف سے ہرگز کوئی ایسی شرط نہ قبول کر لینا جس میں تنکو ذلت برداشت کرنی پڑے“ خالکی قسم عزت کے ساتھ تلوار اٹھا کر مرجانا اس سے بہتر ہے کہ ذلت کے ساتھ کوڑے کی مار برداشت کر لی جائے

سبر و نہایت | مردوں پر نوہ کرنا، بال فوجنا، کپڑے پہاڑ ڈالنا، مدتوں مرثیہ خوانی کرنا عرب کا قومی شعار تھا لیکن فیض تربیت نبوی نے صحابیات کو صبر کا اس قدر زور کر دیا تھا کہ حضرت ابولہبہ انصاریؓ کا لڑکا بیمار ہوا وہ صبح کے وقت اوکو بیمار چھوڑ کر کام کاج کے لیے باہر چلے گئے، انکی عدم موجودگی میں یہاں لڑکا جان بحق تسلیم ہو گیا لیکن انکی بی بی نے لوگوں سے کہدیا کہ ابولہبہ سے نہ کہنا

۱۷۰ اسد الغابہ تذکرہ حضرت معاویہ بن خدیج رحمہ

۱۷۱ نسائی کتاب النکاح باب الخلقۃ فی النکاح





شجاعت | غزوات میں صحابہ کرام نے جس طرح راہ شجاعت دی صحابیات کے بہادرانہ کارنامے اُس سے بھی زیادہ حیرت انگیز ہیں غزوہ خنین میں کفانہ نے اس زور شور سے حملہ کیا تھا کہ میدان جنگ الرزا اٹھا تھا لیکن حضرت ام سلمہؓ کی شجاعت کا یہ حال تھا کہ ہاتھ میں خنجر لیے ہوئے منتظر تھیں کہ کوئی کافر سامنے آئے تو اُس کا کام تمام کر دیں، چنانچہ حضرت ابوطالبؓ نے اُنکے ہاتھ میں خنجر دیکھ کر پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ بولیں ”یا ہتی ہوں کہ کوئی کافر قریب آئے تو پیٹ میں بھونک دوں گا“

غزوہ خندق میں رسول اللہ ﷺ نے تمام عورتوں کو ایک قلعہ میں کر دیا تھا، ایک یہودی آیا اور قلعہ کے گرد چکر لگانے لگا حضرت صفیہؓ نے دیکھا تو حضرت حسان بن ثابتؓ سے کہا کہ ”یہ جاسوس معلوم ہوتا ہے اسکو قتل کر دو“ بولے ”تھیں تو یہ معلوم ہے کہ میں اس میدان کا مرنہیں، اب حضرت صفیہؓ خود اوتریں اور نیچے کی ایک منج ادا کھا کر اس زور سے مارا کہ وہ وہاں ٹھنڈا ہو گیا۔“

زہد و تقشف | صحابیات نہایت زاہدانہ اور متشفانہ زندگی بسر کرتی تھیں، ایک بار ایک شخص حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، بولیں ”زرا اٹھ جاؤ میں اپنی نقاب سیلون“ اُس نے کہا ”اگر میں لوگوں کو اُنکی خبر کر دوں تو لوگ آپ کو بخیل سمجھیں گے“ بولیں ”جو لوگ پُر نادھرانا کپڑا نہیں پہنتے تو کیا آخرت میں نیا کپڑا نصیب نہ ہو گا؟“

زندہ دلی | صحابیات کے جذبات کو اسلام نے تروتازہ اور سنگت فترہ کر دیا تھا، اسلئے ان میں عموماً

۱۔ ابو داؤد کتاب الجہاد باب فی السلب یعنی القتال ۲۔ اسد الغابہ تذکرہ حضرت صفیہ بنت عبد المطلب ۳۔ ادب المفرد باب الرفق فی المعیشۃ،

زندہ دلی پائی جاتی تھی، عید کے دن معمولاً لڑکے اور لڑکیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہو کر باجے بجاتے تھے اور مسرت کے ترانے گاتے تھے۔

رازداری صحابیات کا سینہ راز کا دفن تھا جس سے وہ قیامت تک باہر نہیں نکل سکتا تھا، ایک دن آپ کی خدمت میں تمام ازواج مطہرات جمع تھیں، حضرت فاطمہؓ بھی اسی حالت میں آگئیں آپ نے انکو مہربانیاں اور اپنے دائیں جانب بٹھالیا اور آہستہ سے انکے کان میں ایک بات کہی وہ چیخ مار کر رو پڑیں، پھر آپ نے آہستہ سے ایک بات کہی جس کو ہنس پڑیں آپ چلے گئے تو تمام بی بیوں نے اسکی وجہ پوچھی بولیں میں آپ کی زندگی میں آپ کا راز فاش نہیں کر سکتی تھی۔

عنّت و مصیبت اسلام نے پاکیزگی اخلاق کی جو تعلیم دی اس نے صحابیات کو عصمت و عفت کا مجسمہ بنادیا، ایک صحابیہ کو جنگی اخلاقی حالت زمانہ جاہلیت میں اچھی نہ تھی ایک شخص نے اپنی طرف مائل کرنا چاہا تو بولیں "ہٹو اب وہ زمانہ گیا اور اسلام آیا اسلام کی تعلیم کا یہ اثر تھا کہ لونڈیاں تک بدکاری سے امار کرنے لگیں، مسکد ایک لونڈی تھی جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اگر شہادت کی کہ میرا آقا مجھکو بدکاری پر مجبور کرتا ہے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی

لا تکرھوا انتباہا تکمل علی البناہ  
اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو

اس جرم کا ارتکاب تو صحابیات سے بہت بعید تھا وہ اسکو بھی گوارا نہیں کرتی تھیں کہ کسی ناجرم کی تنگدستی اُن پر پڑ جائے ایک بار حضرت میسرہ بن شیبہؓ نے مکہ حُرنا چاہا اور سب بخاری کتاب العیدین باب منۃ العیدین الاہل الاسلام علیہ وسلم کتاب الفضائل مناقب فاطمہؓ علیہا السلام میں مذکور ہے۔

جلد صفحہ ۸۷ کتبہ ابو داؤد کتاب طلاق باب فی تنظیم الزمار

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ طلب کیا آپ نے فرمایا کہ پہلے عورت کو جا کر دیکھ لو وہ اس غرض سے گھر گئی "عورت نے پردے سے کہا "اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے تو خیر ورنہ تمہیں خدا کی قسم اس معصیت کا ارتکاب تو بڑی چیز ہے، اگر خدا نخواستہ صحابیات پر کبھی اس قسم کا اتہام بھی لگ جاتا تھا تو ان کے خرمین عقل و ہوش پر بکلی گر پڑتی تھی، حضرت عائشہؓ کے کانوں میں جب واقعہ انک کی بھنگ پڑی تو ہوش ہو کر گر پڑیں، لرزہ و بھارا گیا، "اؤ آنسو بھی چھڑی لگ گئی



سلف ابن ماجہ کتاب النکاح باب النظرا الى المرأة او ارا دان تینر دجھا لہ بخاری کتاب بد الخلق باب قول اللہ عز و جل لقد کان فی یوسف و اخوته آیات للعالملین

## حُسن معاشرت

مصاحبتِ صفائی اگر بہشتِ غنائے فطرت انسانی صحابیات کسی سے ناراض ہو جاتی تھیں تو انکوس چند روزہ ناگواری پر نہایت افسوس ہوتا تھا ایک معاملہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ بن زبیر سے ناراض ہو گئیں، اور بات چیت نہ کرنے کی قسم کھائی لیکن عفو و تقصیر کے بعد جب ان کو یہ قسم یاد آتی تھی تو اس قدر روتی تھیں کہ دوپٹہ تر ہو جاتا تھا

سدر رحم | حضرت زینب اپنے اعزہ و اقارب کے ساتھ نہایت سلوک کرتی تھیں، حضرت عائشہ فرماتی ہیں

ولم ارا مرقۃ قط خیرانی الدین من زینب میں نے زینب سے زیادہ دیندار، زیادہ پرہیزگار، زیادہ سچی و اعلیٰ اللہ و اصدق حدیثاً و اؤمل للرحمہ اور زیادہ سدر رحمی کرنے والی عورت نہیں دیکھی حضرت اسمائہ نے ایک جاہلادورائشہ بانی تھی، اور انکو ایک لاکھ کی رقم حضرت امیر مویونے دی تھی لیکن انھوں نے اس مال و جائداد کو حضرت قاسم بن محمد اور حضرت ابن ابی علقیہ پر جو ان کے قراتبہ تھے ہب کر دیا

صحابیات کی صلہ رحمی صرف مسلمان اعزہ کے ساتھ مخصوص نہ تھی بلکہ وہ کافر قراتبہ اور انکی قربت کا بھی لحاظ رکھتی تھیں حضرت اسماءؓ ہجرت کر کے مدینہ آئیں تو انکی والدہ جو کافرہ تھیں انکے پاس آئیں اور مالی مدد مانگی، حضرت اسمائہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا کہ کیا وہ انکے ساتھ

لے بخاری کتاب الادب باب الحوزۃ سلم کتاب الفضائل فی فضل عائشہ سلم بخاری کتاب العیۃ باب عیۃ الواحد للجماعۃ -

صلہ رحمی کر سکتی ہیں، آپ نے فرمایا مان لے، چنانچہ اونھوں نے انکو مددی حضرت حفصہؓ نے اپنے ایک یہودی قرابت دار کے لیے ایک جامدادی کی وصیت کی تھی

ہدیہ دینا | حدیث شریف میں آیا ہے کہ ہدیہ از دیاد محبت کا ذریعہ ہے، ایسے صحابیات ایک دوسرے کے پاس عموماً ہدیہ بھیجا کرتی تھیں،

حضرت نسیمہ انصاریہؓ اس قدر نفیس تھیں کہ ان پر صدقہ کا مال حلال تھا، تاہم اس حالت میں بھی وہ از داج مطہرات کی مستحکم حد یہ بھیجتی تھیں، ایک بار ان کے پاس صدقہ کی بکری آئی، تو اونھوں نے اسکا گوشت حضرت عائشہؓ کے پاس ہدیہ بھیجا حضرت بریرہؓ کے پاس بھی جو کچھ صدقہ میں آتا تھا وہ از داج مطہرات کو ہدیہ دیدیا کرتی تھیں

خادموں کے ساتھ سلوک | صحابیات خادموں کے ساتھ جیسا سلوک روا کرتی تھیں اسکا اندازہ صرف اس واقعہ سے جو سکتا ہے کہ ایک بار رات کو عبدالملک اٹھا اور اپنے خادم کو آواز دی، اُس نے آنے میں دیر لگائی تو اُس نے اُس پر لعنت بھیجی، حضرت ام الدرداءؓ کے محل میں تھیں صبح ہوئی تو کہا کہ تم نے رات اپنے خادم پر لعنت بھیجی، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لعنت بھیجنے والے قیامت کے دن شفعار یا شہدار نہ ہوں گے

بہی امانت | صحابیات معیبت میں، آفت میں، کشمکش میں دوسروں کی امانت فرماتی تھیں، اور ہمسایہ صحابیات اپنی پڑوسنوں کو ہر قسم کی مدد دیتی تھیں حضرت اسماءؓ کو روٹی پکانا نہیں آتی تھی لہٰذا سلم کتاب الزکوٰۃ باب فضل الصدقۃ علی الاقربین لہٰذا سند دارمی کتاب الوصایا باب الوصیۃ لابیہ لابیہ لابیہ سلم بخاری کتاب الزکوٰۃ باب قدر کم یعطی من الزکوٰۃ والصدقۃ ومن اعطی ثلثۃ سلم کتاب الزکوٰۃ باب ما جتہد المسلمین ہاتھ یعنی عبد المطلب وان کان المہدی علیہ بطریق الصدقۃ لکھ مسلم کتاب البر والصلۃ والاداب باب البی من لمن الدواب وغیر ہا

لیکن انکی پڑدین انکی رُوٹی پکا دیا کرتی تھیں

اگر عورتوں کو اپنے شوہر دن سے شکایت پیدا ہوتی تو وہ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا درد دکھ کھتی تھیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نہایت پر زور طریقہ سے انہی سفارش کرتی تھیں، ایک بار انکی خدمت میں ایک سورت سبز دپٹا اوڑھ کر آئی اور جسم کھول کر دکھایا کہ شوہر نے اس قدر مارا ہے کہ بدن پر نیل پڑ پڑ گئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تو حضرت عائشہؓ نے کہا کہ ”مسلمان عورتیں جو مصیبت برداشت کر رہی ہیں ہم نے ایسی مصیبت نہیں دیکھی، دیکھیے اسکا چمڑا اسکے دوپٹے سے زیادہ سبز ہو گیا ہے بخاری کی اس روایت کے اخیر میں عموماً عورتوں کی نسبت یہ الفاظ ہیں،

والنساء ينصر بعضهن بعضاً

سورتوں کی یہ فطرت ہے کہ ایک دوسری کی اعانت کرتی ہیں  
ایک شخص کی بی بی بیمار تھیں وہ حضرت ام الدرداءؓ کے پاس آئے، انھوں نے حال پوچھا تو انھوں نے کہا ”بی بی بیمار ہے“ اب انھوں نے انکو بٹھا کر کھانا کھلایا اور جب تک انکی بی بی بیمار رہیں حال پوچھتی اور کھانا کھلاتی رہیں

عیادت | صحابیات ہر ممکن طریقہ سے مریضوں کی عیادت کرتی تھیں، ایک بار اہل سفیرین سے ایک صحابی بیمار تھے، حضرت ام الدرداءؓ اونٹ پر سوار ہو کر آئیں اور انکی عیادت کی تیار داری | صحابیات نہایت دلسوزی سے مریضوں کی تیار داری کرتی تھیں، حضرت عائشہؓ بن منظورؒ بیمار ہوئے تو حضرت ام الحسداؓ اور انکے تمام خاندان نے انکی تیار داری کی، انکا انتقال

۱۔ مسلم کتاب الادب باب اردات المرأة الاجنبیہ اذا عیت فی الطريق ۲۔ بخاری کتاب اللباس باب اثیاب  
انقرضت ادب المفرد باب عیادة الصبیان ۳۔ ادب المفرد باب عیادة النساء الریحل الطریق ۴۔

ہو گیا تو کفن پھنانے کے بعد حضرت ام المومنینؓ نے محبت کے لیے مین کہا "تم پر خدا کی رحمت ہو میں شہادت دیتی ہوں کہ خدا نے تمہاری عزت کی"۔

حضرت زینبؓ مرض الموت میں بیمار ہوئیں، تو حضرت عمرؓ نے ازواج مطہرات سے پوچھا یا کہ کون ان کی تیمارداری کرے گا؟ تمام بی بیوں نے کہا "ہم"۔ انکا انتقال ہوا تو پھر دریافت کیا کہ کون ان کو غسل و کفن دے گا؟ تمام بی بیوں نے کہا "ہم"۔

غزاداری صحابیات غزاداری کو اپنا فرض خیال کرتی تھیں، ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کو دفن کر کے آرہے تھے، راہ میں دیکھا کہ حضرت فاطمہؓ جاری ہیں، پوچھا گھر سے کیوں نکلیں؟ بولیں، اس گھر میں غزاداری کے لیے لگی تھی۔

عرب جاہلیت میں غزاداری کا طریقہ یہ تھا کہ عورتیں برادری میں جا کر باہم مردوں پر زور کرتی تھیں ایسے کن اسلام نے جاہلیت کی اس رسم کو مٹا دیا چنانچہ جب عورتیں اسلام لاتی تھیں تو ان سے اس رسم کے چھوڑنے کا معاہدہ لیا جاتا تھا، ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام عطیہؓ سے یہ معاہدہ لینا چاہا تو بولیں "فلان خاندان نے زمانہ جاہلیت میں ہمارے مردے پر نوحہ کیا ہے مجھے اس کا معاوضہ کرنا ضروری ہے" چنانچہ آپ نے انکو اسکی اجازت دیدی۔

محبت اولاد صحابیات بچوں سے نہایت محبت رکھتی تھیں، ایک بار ایک صحابی نے بی بی کو طلاق دی، اور بچے کو اس سے لے لینا چاہا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اور کہا کہ "میرا بیٹا اوکھڑا، میری چھاتی اوس کا مشکیزہ، اور میری گودا اُسکا گھوارہ تھا، اور

خطہ بخاری کتاب الشہادات باب القری فی القتلات ۱۷ طبعات ابن سعد مکرہ حضرت زینبؓ سلمہ ابوداؤد کتاب الجنائز باب فی التزییہ سلمہ مسلم کتاب الجنائز باب التشدیہ فی النفاۃ

اب اس کے باپ نے مجھ طلاق دیدی، اور اسکو مجھ سے پھینکا چاہتا ہے، آپ نے فرمایا جب تک تم دوسرا نکاح نہ کرو، تم بچے کی سب سے زیادہ ستی ہو اگرچہ یہ وصفت عموماً تمام صحابیات میں پایا جاتا تھا لیکن اس باب میں قریش کی عورتیں خاص طور پر ممتاز تھیں، چنانچہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی اس خصوصیت کی مدح فرمائی

نعم النساء قریش۔ احسان علی الولد  
 و احسان علی الزوج  
 قریش کی عورتیں کس قدر باجی ہیں بچوں کو محبت رکھتی ہیں  
 اور شوہروں کو مال و اسباب کی نگرانی کرتی ہیں

بھائی بہن سے محبت | صحابیات اپنے بھائیوں اور بہنوں سے نہایت محبت رکھتی تھیں، حضرت عبداللہ بن ابی بکر کا مقام جشن میں انتقال ہوا اور لاش مکہ میں دفن ہوئی، تو حضرت عائشہؓ فرما محبت ہی ان کی قبر تک آئیں اور ایک مشہور مرثیہ کے یہ اشعار پڑھے،

و کنا کدما ن سندیہ حقیقۃً  
 من الدھجی قیل لن یتصدعا  
 اور ہم دونوں ایک ساتھ تھیں کہ وہ دونوں جھینڈوں کی طرح ساتھ رہے یہاں تک کہ لوگوں نے

کہا کہ ان میں کہی جلاں نہ ہوگی

فلما انفصلا قنا کافی و مالکنا  
 بطول اجتماع لم ینت لیلتہ معاً

لیکن جب جلاں ہوئی تو ایسی کرگڑ باہم نے اور انکے باوجود طویل ملاقات کے ایک رات بھی ساتھ نہیں گئی تھی  
 حضرت حمزہؓ غزوہ احد میں شہید ہوئے تو انکی بہن حضرت صفیہؓ آمین، کہ مقل میں اٹکاپتے  
 لگائیں لیکن لوگوں نے انکی پریشانی کے خیال سے نہیں بتایا، بالآخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

لے اور اوروں کو کتاب الطلاق باب من احق بالولد  
 یا عولی الزیارة فقیر اللہ



آئیں، تو آپ کو خون پیدا ہوا کہ اس وا تو سے کہیں انکی عقل نہ جاتی رہے، اسلئے اُنکے سینے پر ہاتھ رکھا، تو انھوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون لکھیں

حضرت رقیہؓ کا انتقال ہوا تو تمام عورتیں روئے لگیں، حضرت فاطمہؓ انگلی قبر کے پاس روتی تھیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھوں سے اُنکے آنسو پونچھتے تھے

حمایت والدین صحابیات والدین کی حمایت سے سخت سے سخت موقع پر بھی انھیں نہیں کرتی تھیں، ایک بار کفار نے حالت نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن میں اونٹ کی اوجھ ڈال دی حضرت فاطمہؓ دوڑ کر آئیں، اُسکی آپ کی گردن سے نکال کے پھینک دیا اور کفار کو نرہ بھلا کہتا پرورش پائی بیٹوں کی پرورش بڑی نیکو کام ہے، حدیث شریف میں آیا ہے

انا وکافل الیتیم کھات ہیں  
ام الدین کی پرورش کرنے والے جنت میں اس قدر خوش  
فی الجنة  
ہوئے جتنے دیر دلوں اور ملکات قریب قریب ہیں

اسلئے صحابیات بیٹوں کی پرورش اپنا فرض سمجھتی تھیں، حضرت زینبؓ متعدد بیٹوں کی پرورش کرتی تھیں، ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور پوچھا کہ میں اپنے شوہر اور ان بیٹوں پر صدقہ کر دوں تو جائز ہے یا ایک دوسری صحابیہ بھی اسی غرض سے در دولت پر کھڑی تھیں، حضرت بلالؓ نے اطلاع کی تو آپ نے فرمایا کہ اسکا دوا ہر ثواب ملے گا ایک قرابت کا اور دوسرا صدقہ کا

حضرت عائشہؓ نے بھائی محمد بن ابوبکرؓ کے بچے یتیم ہو گئے تو حضرت عائشہؓ ان کی پرورش

اسے طبقات ابن سعد ذکر حضرت حمزہؓ سے مسند ابوداؤد طبری صفحہ ۸۷ بخاری کتاب الصلوٰۃ باب المرأة تطرح عن الحسن بن علی بن لاؤی سے بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الزکوٰۃ علی الزوج والا یتیم فی الخیر



شوہر کے مال و اس زین و شو کے معاشرتی تعلقات پر اسکا نہایت عمدہ اثر پڑتا ہے کہ بیوی نہایت  
 کی حفاظت کی ریاقت کے ساتھ شوہر کے مال و اسباب اور گھر بار کی حفاظت کرے اور مصیبات  
 میں عموماً یہ دیانت پائی جاتی تھی حضرت اسما بنت ابی بکرؓ کی شادی حضرت زبیرؓ سے ہوئی تھی  
 وہ گھر میں تھیں کہ ایک غریب سوداگر آیا اور کہا ”کلاسے سایہ دیوار کے نیچے جھکوسو دینا بیچنے کی اجازت  
 دیجئے“ وہ عیب کشش میں مبتلا ہوئیں فیاضی اور کشادہ دلی سے اجازت دینا چاہتی تھیں لیکن  
 شوہر کی اجازت کے بغیر اجازت نہیں دے سکتی تھیں بولیں اگر میں اجازت دیدوں اور زبیرؓ  
 اٹھا کر دین تو مشکل پڑے گی زبیرؓ کی موجودگی میں ماؤ اور مجھ سے سوال کرو وہ اسی حالت میں آیا  
 اور کہا ”یا ام عبداللہ میں محتاج آدمی ہوں آپ کی دیوار کے سایہ میں کچھ سودا بیچنا چاہتا ہوں“  
 بولیں ”تو مدینہ میں میری گھر لگتا تھا، حضرت زبیرؓ نے کہا ”تھا را کیا لگو تمہارے جو ایک محتاج کو بیع و شراء  
 سے روکتی ہو؟ وہ تو چاہتی ہی تھیں اجازت دیدی وہ نہایت فیاض تھیں ایسے صدقہ و خیرات  
 کرنا بہت پسند کرتی تھیں لیکن شوہر کے مال کے سوا ان کے پاس اور کچھ نہ تھا اور شوہر کے مال  
 میں بلا اجازت تصرف نہیں کر سکتی تھیں مجبوراً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا کہ میں زبیرؓ کی آمدنی  
 میں سے کچھ صدقہ کروں تو کیا کوئی گناہ کی بات ہے؟ ارشاد ہوا کہ جو کچھ جو کے دوا ایک دفعہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے سمیت لی تو ان میں ایک خاتون انھیں اور کہا کہ ”ہم اپنے باپ  
 بیٹے اور شوہر کے محتاج ہیں ان کے مال میں سے ہمارے لیے کس قدر لینا جائز ہے؟“ آپ نے فرمایا  
 ”اَشَدُّ رُكْحًا لِّمَا لِي لَوْ اَوْ رَحِمَ دُونَ“

اسے مسلم کتاب الادب باب جو انوار ان امراء الانبیاء عن امیت فی طریق مسلم کتاب الزکوٰۃ باب انکس علی الصدقۃ  
 دوا تعلیل سے ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ باب المرأة تصدق من بیت زوجها

اگر یہ وصف عموماً تمام صحابیات میں پایا جاتا تھا لیکن اس باب میں قریش کی عورتیں خاص طور پر ممتاز تھیں چنانچہ خود رسول اللہ علیہ السلام نے اپنی زبان مبارک سے انکی اس نعمت کو ان الفاظ میں نمایاں کیا

ہم النساء نساء ترضعن حناھن علی الولد قریش کی عورتیں سقندر ابھی جن بچوں سے محبت لکھی  
واریعاھن علی الزوج میں اور شوہر کے دل و صبا ب کی نگرانی کرتی ہیں

شوہر کی رضا جوئی صحابیات اپنے شوہروں کی رضامندی اور خوشنودی کا نہایت خیال رکھتی تھیں، حضرت حواریہ عظمیٰ فرموش تھیں، ایک بار حضرت عائشہؓ کی خدمت میں آئیں اور کہا کہ میں ہر رات کو خوشبو لگاتی ہوں بناؤ سنگا کر کے دامن بن جاتی ہوں اور عائشہؓ بوجہ اللہ اپنے شوہر کے پاس جا کر سو رہی ہوں لیکن اس پر بھی وہ متوجہ نہیں ہوتے اور منہ پھیر بیٹھتے پھر انکو متوجہ کرتی ہوں اور وہ اعراض کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو آپ سے بھی اسکا ذکر کیا آپ نے فرمایا ”جاؤ اور اپنے شوہر کی اطاعت کرتی رہو“

ایک روز آپ نے حضرت عائشہؓ کے ہاتھ میں چاندی کے چھلے دیکھے تو فرمایا عائشہؓ

کیا ہے؟ پولیس میں نے اسکو اسلے بنایا ہے کہ آپ کے لیے بناؤ سنگا کروں

ایک صحابیہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں انکے ہاتھ میں سونے کے انگلیں تھے آپ نے

انکے پینے سے منع فرمایا پولیس ”اگر عورت شوہر کے لیے بناؤ سنگا کرے گی تو اس کی نگاہ سے گر جائے گی“

۱۔ انابہ تذکرہ حضرت حواریہؓ ۲۔ ایوداد کتاب لکڑہ باب اکرمناہو ورنوۃ اعلیٰ ۳۔ نسائی کتاب الزینۃ

شوہر کی محبت | صحابیات اپنے شوہروں سے نہایت محبت رکھتی تھیں، حضرت زینبؓ کی شادی اہل  
سے ہوئی تھی وہ حالت کفر میں تھے کہ بدر کا سرکشی آگیا اور وہ گرفتار ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے  
اسیران جنگ کو فدیہ لیکر رہا کرنا چاہا تو حضرت زینبؓ نے اپنا ایک یادگار ہار جسکو حضرت خدیجہؓ نے  
انکو رخصتی کے وقت دیا تھا ابوالاعص کے فدیہ میں بھیج دیا۔

حضرت عمنہ بنت جحشؓ کو اپنے شوہر کی شہادت کا حال معلوم ہوا تو فرط غم سے چنچ اٹھیں  
حضرت عمرؓ کو اہل وعیال کے ساتھ بہت زیادہ شغف نہ تھا تاہم انکی بی بی حضرت مالکہؓ رونے  
کے دنوں میں بھی فرط محبت سے اُنکے سر کا بوسہ لیتے تھیں۔

حضرت عائشہؓ کو اپنی بیٹے شوہر حضرت عبداللہ بن ابی بکرؓ سے نہایت محبت تھی چنانچہ  
جب وہ طائف میں شہید ہوئے تو حضرت مالکہؓ نے ایک پر در و مرثیہ لکھا جسکا ایک شعر یہ  
فالیت لا متفک عینی حسن ینتہ ۱۱ علیک ولا ینفک جلدی اغیرا  
میں نے قسم کھائی ہے کہ تیرے غم میں میری آنکھ

اسکے بعد حضرت عمرؓ نے اُن سے شادی کی، دعوت ولیمہ میں حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ  
بھی شریک تھے انھوں نے عائشہؓ کو یہ شعر یاد دلایا تو رو پڑیں، حضرت عمرؓ کی شہادت ہوئی  
تو اُنکا بھی نہایت پر در و مرثیہ لکھا اسکے بعد اُن سے حضرت زینبؓ نے شادی کی اور وہ  
بھی شہید ہوئے، تو مالکہؓ نے اُنکا بھی مرثیہ لکھا۔

۱۔ ابو داؤد کتاب ابواب اللہ، الاسیر بالہ، سنن ابن ماجہ کتاب البیاض باب اجاز فی الکامل علیہ  
۲۔ مسلمان کتاب الصیام باب اجاز فی الرضیٰ فی الغدۃ، الامام سلیمان بن ابی شیبہ کتاب النکاح باب نکاح بنت النبی

شوہر کی خدمت | صحابیات شوہر کی خدمت نہایت دسبزی کے ساتھ کرتی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمال طہارت کی وجہ سے مسواک کو بار بار دہلوا لیا کرتے تھے اور اس پاک خدمت کو حضرت عائشہؓ اور فراتی تھیں۔ ایک بار آپ کل اوڑھ کر مسجد میں آئے، ایک صحابی نے کہا اے رسول اللہ! پیڑھہ نظر آتا ہے، آپ نے اُسکو غلام کے ہاتھ حضرت عائشہؓ کے پاس بھیج دیا حضرت عائشہؓ نے کٹورے میں پانی منگایا، خود اپنے ہاتھ سے دویا، اور خشک کیا، اسکے بعد آپ کے پاس بھیج دیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھتے یا احرام کھوتے تھے تو حضرت عائشہؓ جہم مبارک میں خوشبو لگاتی تھیں۔ جب آپ خاند کعبہ کو بڑے بھیجتے تھے تو وہ اُنکے گلے کا طلا دیتی تھیں۔

صحابہ کرام جب تمام دنیا کی خدمت و اعانت سے محروم ہو جاتے تھے تو اس یکسی کی حالت میں صرف اُنکی بی بیان اُنکا ساتھ دیتی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مختلف غزوہ و جنگ کی بنا پر حضرت بلال بن ابیہؓ سے ناراض ہوئے اور اخیر میں تمام مسلمان کی طرح اُنھی بی بی کو بھی تعلقات کے منقطع کر لینے کا حکم دیا تو وہ مافر خدمت ہوئیں اور کہا کہ ”وہ بوڑھے آدمی ہیں اُنکے پاس نوکر چاکر نہیں، اگر میں اُنکی خدمت کروں تو آپ ناپسند فرمائیں گے“ ارشاد ہوا ”نہیں“

عورت کتنے ہی اطاعت گزار اور فرمانبردار ہو لیکن اگر اُس سے تعلقات منقطع کر لیے جائیں تو وہ شوہر کی طرف اہل نہیں ہو سکتی لیکن صحابیات نے اس فطری اصول کو بھی توڑ دیا تھا ایک صحابی نے اپنی بی بی سے نکاح کیا یعنی ایک مدت معینہ کے لیے اُنکو اپنے اوپر حرام کر لیا، تاہم اس حالت میں بھی وہ اُنکی خدمت نگہاری میں مصروف رہتی تھیں۔

۱۔ ابو داؤد کتاب الطہارۃ باب غسل السواک ۲۔ ابو داؤد باب الاغاض عن افغانہ کون فی الشوب ۳۔ ابو داؤد کتاب المناسک باب البلیب عند الاحرام ۴۔ ابو داؤد کتاب المناسک باب می بوش بہدیہ جہ بجاری کتاب المغازی باب غزوہ تبوک

## طرز معاشرت

غربت و افلاس | ابتدائے اسلام میں صحابیات نہایت فقر و فاقہ اور غربت و افلاس کے ساتھ زندگی بسر کرتی تھیں جکا ان کے لباس، مکان، اناٹا بیت، اور سامان آرائش غرض ہر چیز سے ظاہر ہوتا تھا۔  
 لباس | صحابیات کو کپڑوں کی نہایت تکلیف تھی، حضرت عائشہؓ کو شہ رسول کی چادر اس قدر چھوٹی تھی کہ ایک بار انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ادب و حیا سے جسم کے ہر حصے کو چھپاتا چاہا لیکن ناکامیابی ہوئی، سر ڈھکتی تھیں تو پاؤں کھل جاتے تھے، پاؤں ڈھکتی تھیں تو سر کھل جاتا تھا۔  
 بعض صحابیات کو تو چادر بھی میسر نہ تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابیات کو عید گاہ میں جانے کی اجازت دی تو ایک صحابیہ نے کہا کہ اگر کسی عورت کے پاس چادر نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ ارشاد ہوا کہ او کو دوسری عورت اپنی چادر اوڑھائے۔

شادی بیاہ میں دولہن کے لیے غریب سے غریب آدمی بھی اچھا جوڑا بنوا سکتا ہے، لیکن صحابیات کو معمولی جوڑا بھی میسر نہ تھا، حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میرے پاس گاڑھے کی ایک کرتی تھی، شادی بیاہ میں جب کوئی عورت سنواری جاتی تھی تو وہ مجھ سے اسکو مستعار منگوا لیتی تھی۔

مکان | غربت و افلاس کی وجہ سے صحابیات کے مکانات نہایت مختصر، پست، اور کم حیثیت ہوتے تھے۔

لے بود آمد کتاب طبایع باب فی اذیہ نظیری شعر ولانہ لے سن ابن ماجہ کتاب الصلوٰۃ باب ماجاء فی خروج المصلی

فی الصیون سلع بخاری اہمۃ باب الاستعاۃ لعمروس عند البنا

تھے۔ گھروں میں جاتے ضرورت تک نہ تھے، اس لیے راتوں کو صحر میں جانپڑا تھا دروازوں پر پردے  
 نہ تھے، راتوں کو جلانے کے لیے چراغ تک میسر نہ تھا

آٹا بیت | صحابیات کے گھروں میں نہایت مختصر سامان، جوتے تھے، یہاں تک کہ میان بی بی  
 دونوں کے لیے صرف ایک کچھونا ہوتا تھا اور وہ بھی کچھور کے تپوں سے بنایا جاتا تھا  
 زیورات | صحابیات نہایت مہولی اور سادہ زیور استعمال کرتی تھیں، احادیث کی کتابوں کے  
 تیغ و ستر اسے صرف بازو بند، کرے، بالی ہار، انگوٹھی، اور چھلے کا پتہ چلتا ہے، لوگ کا ہاں  
 بھی پہنتی تھیں، جنگو عربی میں بناب کہتے ہیں، حضرت عائشہؓ کا جو بار ایک سفر میں گم کیا تھا وہ  
 سرہ یا نی کا ٹھنڈا

سامان آٹا ش | صحابیات سرسہ اور مہندی کا استعمال بھی کرتی تھیں، زچہ خانہ سے نکلتی تھیں  
 تو منہ پر درس لایک قسم کی سرخ گناس کا نام ہے (کاغذہ مٹی تھیں، کچھوے کے داغ  
 دے مٹ جائیں خوشبو میں زعفران، عطر اور رسک کا استعمال کرتی تھیں، رسک ایک قسم کی  
 خوشبو ہے جو ماتھے پر لگائی جاتی ہے

اپنا کام خود کرنا | صحابیات خانہ داری کے کاموں کو خود اپنے ہاتھ سے انجام دیتی تھیں، اور  
 اس میں سخت سے سخت تکلیفیں برداشت کرتی تھیں، حضرت فاطمہؓ رسول اللہ کی محبوب  
 ترین صاحبزادی تھیں، لیکن چکی پتے پستے ہاتھوں میں پھالے پڑ گئے تھے، مشکیزہ

اسے بخاری ص ۱۸۸ کتاب ابوداؤد کتاب الادب باب الاستیذان فی العورات اثرات ص ۱۷۷ صحیح بخاری ص ۱۸۸ ابوداؤد  
 کتاب اللہ باب فی الرجل یعیب بھا دون الجملہ ص ۱۷۷ ابوداؤد کتاب اللہ باب فی یتم لہ ابوداؤد کتاب اللہ باب  
 اللہ باب ماجاء فی وقت اللہ





نفعہ میں سفر کرتی تھیں نقاب پوش رہتی تھیں اور غیر محرم سے پردہ کرتی تھیں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جو کہ تھوڑا دیر کے زمانے میں جب لوگ ہمارے سامنے سے گزرتے تھے تو ہم چہرے پر پادری ڈال لیتے تھے لوگ گزرتے تھے تو پھر منہ کھول دیتے تھے

ایک بار حضرت طلحہ بن ابی العقیسؓ حضرت عائشہؓ کی ملاقات کو کہے وہ پردہ میں چھپ گئیں بوسے ستم چھ سے پردہ کرتی ہوئیں تو تھا اچھا ہوں بولیں کیونکر بولے میرے بھائی کی بی بی نے تمکو درود پلایا ہے بولیں ”مرد نے تو درود نہیں پلایا“

ایک صحابیہ کا بیٹا شہید ہوا وہ نقاب پہن کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں صحابہ کرام نے انکو دیکھ کر کہنا بیٹے کی شہادت کا حال پوچھے آئی ہوا وہ نقاب پوش ہو کر بولیں میں نے اپنے بیٹے کو کھو دیا ہے شرم و حیا کو تو نہیں کھوینا

ہمارے زمانے میں پردہ ایک رسمی چیز ہے مثلاً ایک عورت کسی محرم سے رہنا پردہ کرتی ہے تو اس سے لازمی طور پر ہمیشہ پردہ کر گئی لیکن دو چار بار کسی نامحرم کے سامنے آنے کا اتفاق ہو گیا تو پھر اس کے لیے پردہ کے تمام قیود ٹوٹ جائیں گے لیکن صحابیات رسمی پردے کی پابند تھیں انکا پردہ بالکل شرعی تھا اگر شریعت اجازت دیتی تھی تو وہ ایک شخص کے سامنے آتی تھیں اور جب شرعی موانع پیدا ہو جاتے تھے تو اس سے پردہ کرنے لگتی تھیں حضرت عائشہؓ کا مذہب ہو کہ غلاموں سے پردہ نہ رہی نہیں ایسے وہ حضرت ابو عبد اللہؓ کے سامنے جو نہایت متدین غلام تھے آتی تھیں اور ان سے بے تکلف باتیں کرتی تھیں ایک دن وہ آئے اور کہا کہ ”خدا نے آج مجھے آزاد کر دیا“ اب وہ غلام باقی نہیں رہا ایسے حضرت عائشہؓ نے پردہ گروا دیا اور عمر بھر ان کے سامنے نہ ہوئیں

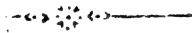
عہدہ و مذہب  
نقاب پوش رہتی تھیں  
بوسے ستم چھ سے پردہ کرتی ہوئیں  
تھا اچھا ہوں بولیں کیونکر بولے  
میرے بھائی کی بی بی نے  
تمکو درود پلایا ہے  
بولیں ”مرد نے تو درود نہیں پلایا“  
ایک صحابیہ کا بیٹا شہید ہوا  
وہ نقاب پہن کر آپ کی خدمت میں  
حاضر ہوئیں صحابہ کرام نے انکو  
دیکھ کر کہنا بیٹے کی شہادت کا  
حال پوچھے آئی ہوا وہ نقاب پوش  
ہو کر بولیں میں نے اپنے بیٹے کو  
کھو دیا ہے شرم و حیا کو تو نہیں  
کھوینا  
ہمارے زمانے میں پردہ ایک  
رسمی چیز ہے مثلاً ایک عورت  
کسی محرم سے رہنا پردہ کرتی  
ہے تو اس سے لازمی طور پر  
ہمیشہ پردہ کر گئی لیکن دو  
چار بار کسی نامحرم کے سامنے  
آنے کا اتفاق ہو گیا تو پھر  
اس کے لیے پردہ کے تمام قیود  
ٹوٹ جائیں گے لیکن صحابیات  
رسمی پردے کی پابند تھیں  
انکا پردہ بالکل شرعی تھا  
اگر شریعت اجازت دیتی تھی  
تو وہ ایک شخص کے سامنے  
آتی تھیں اور جب شرعی موانع  
پیدا ہو جاتے تھے تو اس سے  
پردہ کرنے لگتی تھیں  
حضرت عائشہؓ کا مذہب  
ہو کہ غلاموں سے پردہ نہ  
رہی نہیں ایسے وہ حضرت  
ابو عبد اللہؓ کے سامنے جو  
نہایت متدین غلام تھے  
آتی تھیں اور ان سے بے  
تکلف باتیں کرتی تھیں  
ایک دن وہ آئے اور کہا  
کہ ”خدا نے آج مجھے  
آزاد کر دیا“  
اب وہ غلام باقی نہیں  
رہا ایسے حضرت  
عائشہؓ نے پردہ  
گروا دیا اور عمر  
بھر ان کے سامنے  
نہ ہوئیں

## معاملات

اے قرض کا خیال | حضرت عائشہؓ اکثر قرض لیا کرتی تھیں اُن سے پوچھا گیا کہ آپ قرض کیوں لیتی ہیں؟ بولیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو بندہ قرض کے ادا کرنے کی نیت رکھتا ہے خدا اپنی جانب سے اس کے لئے مددگار مقرر کر دیتا ہے تو میں ایسی مددگار کی جستجو کرتی ہوں۔

قرض کا ایک حصہ | حضرت ام سلمہؓ نے ایک غلام کو مکتوب بنایا، اُس نے جب بدل کتابت ادا کرنا سات کر دینا چاہا تو کہا کہ اس میں کچھ کمی کر دیجئے، انھوں نے کم کر دیا۔

تقسیم وراثت | حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عائشہؓ پر کجور کے چند درخت بہہ گئے تھے، لیکن ابوبکر نے ان میں دیانت اور کافضہ نہیں ہوا تھا، اسلئے بہہ ناکمل تھا، حضرت ابوبکرؓ کا انتقال ہونے لگا تو کہا کہ ”میں نے تم پر جو درخت بہہ گئے تھے اگر تمہارا ان پر قبضہ ہو جاتا تو وہ تمہاری ملک ہو جاتے لیکن آج وہ میرے ترکہ میں شامل ہیں، جسکے وراثت تمہارے ”بھائی اور بہنیں ہیں“ اسلئے کتاب اللہ کے موافق با تم تقسیم کر لو، حضرت عائشہؓ بولیں کہ اگر اس سے بھی زیادہ مال ہو تا تو میں چھوڑ دیتی۔



۱۔ مسند ابن خلیل جلد ۴ صفحہ ۹۰۷ طبعات ابن سعدؒ کہہ صلاح بن مسرحؒ سے موطا ص ۱۱۴

۲۔ کتاب الاقنیه باب اللایحوز من النمل

## خدمات

سیاسی خدمات میں صحابیات کی کوئی قابل الذکر خدمت نہیں ہے، صرف اسبابہ تذکرہ شہار بنہت عدویہ میں اس قدر لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ انہی راے کو مقدم سمجھتے تھے، انکی عزت کرتے تھے اور بازار کی بعض خدمتیں بھی اُن سے متعلق کی تھیں لیکن سیاسی خدمات کے علاوہ صحابیات نے اسلام کی ہر ممکن خدمت کی ہے، جنکی تفصیل ذیل کے عنوانات سے معلوم ہوگی

## مذہبی خدمات

اشاعت اسلام | مذہبی خدمات میں اشاعت اسلام سب سے اہم ہے اور اس میں ابتدا سے اسلام ہی سے صحابیات کی مساعی جمیلہ کا کافی حصہ شامل ہے، چنانچہ حضرت ام شریکؓ ایک صحابیہ تھیں جو آغاز اسلام میں منہی طور پر قریش کی عورتوں کو اسلام کی دعوت دیا کرتی تھیں قریش کو انکی مخفی کوششوں کا حال معلوم ہوا تو انکو مکہ سے نکال دیا

ایک غزوہ میں صحابہ کرام پیاس سے بیتاب ہو کر پانی کی تلاش میں نکلے تو حسن اتفاق سے ایک عورت مل گئی جسکے ساتھ پانی کا ایک شیکرہ تھا صحابہ اسکو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے، اور آپ کی اجازت سے پانی کو استعمال کیا، اگرچہ آپ نے میثوقہ اسکو پانی کی قیمت دلا دی تمام صحابہ کرام پر اسکے احسان کا یہ اثر تھا کہ جب اس عورت کے گائون کے آس پاس حملہ کرتے تھے تو خاص اسکے گھرانے کو چھوڑ دیتے تھے، اس پر صحابہ کرام کی اس منت پذیرگی کا یہ اثر ہوا کہ اُس نے اپنے تمام خاندان کو قبول اسلام پر آمادہ کیا اور وہ سب کے سب مسلمان

لے اسدان بہ تذکرہ حضرت ام شریکؓ

ہو گئے تھے

حضرت ام کلثیم بنت امارتؓ کی شادی عکرمہ بن ابی جہل سے ہوئی تھی، وہ خود تو فتح مکہ کے دن اسلام لائیں لیکن انکے شوہر بھاگ کر مین کو چلے آئے، حضرت ام کلثیم نے مین کا سفر کیا اور انکو دعوت اسلام دی، وہ مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ دیکھ کر خوشی سے ادبھل پڑے تھے

حضرت ابوطالبؓ نے حالت کفر میں حضرت ام سلیمؓ سے نکاح کرنا چاہا، لیکن انھوں نے کہا کہ تم کا فرہو اور میں مسلمان نکاح کیونکر ہو سکتا ہے؟ اگر اسلام قبول کر لو تو وہی میرا ہر ہوگا، اسکے سوا تم سے کچھ نہ مانگوں گی، چنانچہ وہ مسلمان ہو گئے اور اسلام ہی انکا ہر قرار پایا۔  
 نو مسلموں کا مکمل ابتدائے اسلام میں جو لوگ اسلام لاتے تھے انکو مجبوراً اپنے گھر بار اہل و عیال اور مال و جائیداد سے کنارہ کش ہونا پڑتا تھا، اس بنا پر اہل وقت اشاعت اسلام کے ساتھ اسلام کی سب سے بڑی خدمت یہ تھی کہ ان نو مسلموں کی کفالت کی جائے اور صحابیات اس میں نمایاں حصہ لیتی تھیں، چنانچہ حضرت ام شریکؓ کا گھر ان نو مسلموں کے لیے گویا مہمان خانہ بن گیا، اہلیان مکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ بنت قیسؓ کو انکے بیان صرف اس بنا پر عدت بسر کرنے کی اجازت نہیں دی کہ انکے گھر میں مہمانوں کی کثرت سے پردہ کا انتظام نہیں ہو سکتا تھا، حضرت درہ بنت لہب بھی نہایت فیاض تھیں اور مسلمانوں کو کھانا کھلایا کرتی تھیں۔

۱۔ بخاری کتاب الفضل باب الصید الطیب وصور المسلمین موطا امام مالک کتاب النکاح باب منکح الشریک  
 ۲۔ از اسلامت زوجہ قبلہ ص ۱۵۱ انما بتزکرہ حضرت زید بن سہل بن اسودہ رحمہ اللہ مسلم کتاب الطلاق باب المطلقۃ ثلاثاً لا نفقہ علیہا  
 ۳۔ کتاب الفتن واثروا السلفہ باب فی خروج الدجال لہ ص ۱۵۱ مابعد ذکرہ ورنہ

خدمت مجاہدین | جس طرح صحابہ کرام بہ شوق غزوات میں شریک ہوتے تھے، اسی طرح صحابیات بھی خدا کی راہ میں اُن سے پیچھے نہیں رہنا چاہتی تھیں، اُنکے لیے سب سے زیادہ موزوں کام زخمیوں کی مرہم پٹی اور مجاہدین کے آرام و سائش کا سامان بھرنے کا تھا اور وہ اس خدمت کو نہایت خلوص اور دلسوزی سے انجام دیتی تھیں غزوہ خیبر میں متعدد صحابیات شریک جہاد ہوئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکا حال معلوم ہوا تو ناراضی کے لیے میں پوچھا کہ تم کس کے ساتھ اور کسکی اجازت سے آئی ہو؟ یولین یا رسول اللہ ہم اُن کا تھوہین اور اُن سے خدا کی راہ میں اعانت کرتے ہیں، ہمارے ساتھ زخمیوں کے دوا علاج کا سامان ہے، لوگوں کو تیرا اٹھا اٹھا کے دیتے ہیں اور تو گھول گھول کر پلاتے ہیں

حضرت ام عطیہؓ ایک صحابیہ تھیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات لڑائیوں میں شریک ہوئیں، وہ مجاہدین کے اسباب کی نگرانی کرتی تھیں، کھانا پکانی تھیں، مریضوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں

غزوہ احد میں خود حضرت عائشہؓ شریک تھیں اور وہ اور حضرت ام سلمہؓ اپنی پٹھ پر شش لاد لاد کے لاتی تھیں اور لوگوں کو پانی پلاتی تھیں

حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ ہم سب غزوات میں شریک ہوتے تھے، پانی پلاتے تھے، مجاہدین کی خدمت کرتے تھے اور مدینہ تک زخمیوں اور بلا شون کو اٹھا اٹھا کے دیتے تھے

ابو داؤد کتاب الجہاد باب فی المرأة والعبد یجدان من فقیہ مسلم کتاب الجہاد باب النساء العازبات یرفعن من ولایہن من قتل میان اہل الحرب مسلم کتاب الجہاد باب غزوۃ المناہج الرجال مسلم بخاری کتاب الجہاد باب رد النساء والقتل

حضرت رفیدہؓ نے مسجد نبویؐ میں ایک خیمہ کھڑا کر رکھا تھا جو لوگ زخمی ہو کر آتے تھے وہ سی  
خیمے میں اُٹکا علاج کرتی تھیں چنانچہ حضرت سعد بن معاذؓ غزوہ خندق میں زخمی ہوئے تو ان کا  
علاج اسی خیمہ میں کیا گیا

صحابیات کی یہ خدمات خود صحابہ کرام کے زمانہ میں نہایت قابل قدر خیال کی جاتی تھیں  
اور خود خلفاء بھی ان کا لحاظ رکھتے تھے چنانچہ ایک بار حضرت عمرؓ نے مدینہ کی عورتوں میں چادر  
تفہیم فرمائی ایک عہدہ چادر لگائی تو کسی نے کہا کہ ”ابنی بی ام کلثوم کو دیدیجئے“ بولے ”ام سلیط  
اسکی زیادہ سخی ہیں کیونکہ وہ غزوہ احد میں شک بھر بھر کے پانی لاتی تھیں اور بکوپلاتی تھیں  
خدمات مساجد صحابیات مساجد کی صفائی میں نہایت اہتمام کرتی تھیں، ایک بار کسی نے مسجد نبویؐ  
میں تھوک دیا تھا، رسول اللہؐ نے دیکھا تو اسقدر برہم ہوئے کہ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا،  
ایک صحابیہ اطمین اسکو مٹا دیا، اور اس جگہ خوشبو لگائی، آپ نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ  
خوب کام کیا

ایک صحابیہ تھیں جو ہمیشہ مسجد نبویؐ میں جھاڑو دیا کرتی تھیں، یہ ایک ایسا نیک کام تھا کہ  
رسول اللہؐ نے اسکی نہایت قدر فرمائی چنانچہ جب اٹکا انتقال ہوا تو صحابہ کرام نے انکو راتوں رات  
دفن کر دیا، اور آپ کو اسکی اطلاع نہ دی، آپ کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ مجھے کیوں نہیں خبر کی؟ بولے  
”حضور استراحت فرما رہے تھے ہم نے تکلیف دینا گوارا نہیں کیا

۱۔ احابہ تذکرہ رفیدہؓ ۲۔ بخاری کتاب الجہاد باب حل النار، القرب الی الناس فی الفروءۃ فی  
کتاب الصلوٰۃ باب تخلیق المسجد ۳۔ سنن ابن ماجہ کتاب الجہاد باب اجار فی الصلوٰۃ علی البقر

برہات کا امتیصال | بدعت مذہب کے لیے بفرنگن کے ہے، ایسے باثر صحابیات ہمیشہ اس بات کی کوشش کرتی تھیں کہ نخل اسلام میں یہ لگن نہ لگنے پائے مثلاً مسلمانوں میں غلام کعبہ کی جو عزت و حرمت قائم ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ حب نیا غلام چڑھایا جاتا ہے تو پڑا غلام چڑا چھپا کر خادموں کو کچھ دے دلا کر لے لیتے ہیں اسکو تبرک سمجھ کر لے آتے ہیں، اور اسکو مسلمانوں میں رکھتے ہیں، دوستوں کو ہر طور سوغات کے تقسیم کرتے ہیں، قرآن میں رکھتے ہیں، مسجدوں میں لٹکانے ہیں، اور مریض کو اُس سے جوادیتے ہیں لیکن قرن اول میں یہ حالت نہ تھی، متولی کعبہ صرف یہ کرتا تھا کہ غلام کو زمین میں دفن کر دیتا تھا، کہ وہ ناپاک انسانوں کے کام کا نہ رہے، شیبہ بن عثمان نے جو اس زمانہ میں کعبہ کے کلید بردار تھے، حضرت عائشہؓ سے اس واقعہ کو بیان کیا تو انھوں نے سمجھ لیا کہ یہ تعظیم شرعی ہے، خدا اور رسول نے اسکا حکم نہیں دیا اور ممکن ہے کہ آئندہ اس کو سوا اعتقاد اور بدعات کا سرچشمہ چھوٹے، اسلئے شیبہ سے کہا کہ ”یہ تو ابھی بات نہیں، تم بُرا کرتے ہو جب غلام کعبہ سے اُتر گیا اور کسی نے اسکو ناپاکی کی حالت میں استعمال بھی کر لیا تو کوئی مضائقہ نہیں، تم کو چاہیے کہ اسکو بیچ ڈالا کرو اور اُسکی قیمت غریبوں اور مسافروں کو دے دیا کرو“

اقتساب | جو چیز مذہب و اخلاق کو صحیح اصول پر قائم رکھتی ہے شریعت کی اصطلاح میں اُسکا نام اقتساب ہے، اور خود رسول اللہ ﷺ نے اُسکے تین درجے مقرر فرمادئے ہیں،

من رآی منکم منکر اقلیغیر مبداء فان لم یستطع فلیسأ نہ فان لم یستطع  
تم میں سے جو شخص کسی بُرائی کو دیکھے اسکو اپنے ہاتھ سے مٹا دے اگر اس میں اہلی عاقبت نہیں ہو تو زبان سے نہ کہے



فبقلبہ و ذلک اضعف الایمان - انکار کس اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتا تو دل سے اہل طہار

(مسلم) مجھے اور یہ ایمان کا ضعیف ترین درجہ ہے

اور بار اتر صحابیات نے پہلے دون طریقوں سے اس مذہبی خدمت کو انجام دیا ہے، ایک دفعہ حضرت عائشہؓ ایک گھر میں مہمان اتریں مہربان کی دو لڑکیوں کو جو جوان ہو چلی تھیں دیکھا کہ بے چارے دوڑے نماز پڑھ رہی ہیں تاکید کی کہ آئندہ کوئی لڑکی بچا در اوڑھے ہوئے نماز نہ پڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے

ایک دفعہ اُنکے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر اُنکے پاس آئے اور معمولی طور پر جھٹ پٹ وضو کر کے چلے، حضرت عائشہؓ نے کہا کہ عبدالرحمن وضو اچھی طرح کیا کر دے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہتے ہوئے سنا ہے کہ دو عویں جو عضو نہ بھیگے اسپر جھم کی پٹھکار ہوتے

ایک بار انھوں نے ایک عورت کو دیکھا کہ اُنکی چادر میں صلیب کے نقشے بنائے ہوئے ہیں دیکھنے کے ساتھ ڈانٹا کہ یہ چادر اتار دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے کپڑوں کو دیکھتے تھے تو ہاڑا اترتے تھے ایک بار اُنکی بیٹی حفصہ بنت عبدالرحمن نہایت باریک دوپٹہ اوڑھ کر سامنے آئیں انھیں کے ساتھ ہی غصہ سے دوپٹہ کو چاک کر دیا پھر فرمایا تم نہیں جانتیں کہ سورہ نور میں خدا نے کیا احکام نازل فرمائے ہیں؟ اُسکے بعد گاڑے کا دوسرا دوپٹہ نگو اور اڑھایا

### اخلاقی خدمات

نزد بازی کی روک ٹوک | فتوحات عجم کے بعد عرب میں نزو بازی، شطرنج بازی اور مرغ بازی وغیرہ

جلد ۶ صفحہ ۹۷ جلد ۶ صفحہ ۲۵۵ جلد ۶ صفحہ ۲۲۵ جلد ۶ صفحہ ۱۸۷ جلد ۶ صفحہ ۱۸۷ جلد ۶ صفحہ ۱۸۷



## علمی خدمات

علم تفسیر قرآن مجید ایک ایسی مقدس اور ایک ایسی بزرگ توہین کتاب ہے کہ اگر انکی ایک آیت بھی کسی شان میں نازل ہو جائے تو وہ افسوس کے لیے کافی ہے، چنانچہ حضرت زینبؓ کے نکاح کے متعلق قرآن مجید کی جو آیت نازل ہوئی تھی اُس پر وہ خراکیا کرتی تھیں،

ایک سفر میں حضرت عائشہؓ کا ایک ہار گم ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکی تلاش میں چند صحابہ کو بھیجا وہ اُسکی تلاش میں نکلے تو راستے میں ہار کا وقت آگیا اور ان لوگوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھی، واپس آئے تو آپ سے اسکی شکایت کی، اس پر آیت تمیم نازل ہوئی

حضرت اسید بن حضیرؓ نے اسکو حضرت عائشہؓ کی بڑی فضیلت سمجھا اور انکی طرف مخاطب ہو کر کہا  
جزا اللہ خیرا فی اللہ ما تزل بک خدا انکو جو اسے خیر سے منگووایا عبادہ شیش نہیں

امر قضا جعل اللہ لك منہ فخر جاعل المسلمین فیہ بركة لہ  
ایا جسے خدا نے تمہارے نکلنے سے رستہ نہیں بنا دیا اور مسلمانوں کے لیے وہ ایک برکت بن گیا

حضرت عبادہ بن صامتؓ کی بی بی حضرت خورنہؓ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی تھی،  
قد سمع اللہ قول الی تجادلک خدا نے اہی عورت کی بات سن لی تو تم سے جھگڑتی تھی

اس نے انکے رتبے کو استقدر بلند کر دیا تھا کہ ایک بار حضرت عمرؓ مسجد سے آرہے تھے، راہ میں ادن سے ملاقات ہو گئی اور انھوں نے انکو سلام کیا، بولیں ۳۱ عمرؓ نے تمہارا وہ زمانہ دیکھا ہے جب تمکو لوگ بازار عکا طین عمر کہتے تھے اور اب تم تمہارا لقب امیر المومنین؟

۱۔ بخاری کتاب النکاح باب استمارة الثیاب للعروس وغیرہ

پس رہایا کے معاملے میں حسد اور دوا دریقین کر دیکھ جو شخص عذاب الہی سے ڈریگا اس پر پیدائش ہو جائے گا اور جو موت سے ڈریگا اسکو فوت ہو جائے گا خوف لگا رہے گا، ایک شخص جو ساتھ میں تھے بولے "بی بی تم نے تو امیر المومنین کو بہت کچھ کہہ ڈالا لیکن حضرت عمرؓ نے فرمایا "جانے دویہ فولبت حکیم ہیں اور عبادہ بن صامت کی بی بی ہیں اللہ تعالیٰ نے سات آسمان کے اوپر سے ان کی بات سن لی تھی، پھر عمرؓ کو تو اور سنایا یہ ہے ۱

لیکن جس کتاب کی ایک آیت بھی انسانی شرف و عزت کیلئے بس کرتی ہے، اسکا ایک خاص حصہ صحابیات کے متعلق نازل ہوا ہے یعنی ایک مستقل سورہ (ف) خاص طور پر صحابیات کے احکام و معاملات کے متعلق نازل ہوئی ہے سورہ نور کی متعدد آیتیں بھی انھیں کے ساتھ مخصوص ہیں، ان کے علاوہ اور بھی متعدد آیتیں انکی شان میں نازل ہوئی ہیں، اس بنا پر اگرچہ ان آیتوں اور ان سورتوں کے شان نزول، اور انکی تفسیر سے اکثر صحابیات کو تعلق ہے تاہم عام طور پر تفسیر کے جو معنی سمجھے جاتے ہیں، اور جس معنی کے دو سے ایک شخص مفسر کہا جاسکتا ہے، اس کے لحاظ سے تمام صحابیات میں صرف حضرت عائشہؓ علم تفسیر میں اکابر صحابہ کی ہمسو ہیں، اور انھوں نے نہایت دقیق آیتوں کی تفسیر میں کی ہیں، ان سے احادیث کی کتابوں میں جو تفسیری روایتیں مذکور ہیں، انکی دو قسمیں ہیں، ایک وہ آیتیں ہیں جنکے متعلق انکے دل میں کوئی بات کھلی ہے اور انھوں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار فرمایا ہے، اور آپ نے انکی تفسیر کی ہے، مثلاً ایک دفعہ آپ نے بیان فرمایا کہ

۱۔ اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ نے انھیں سے ان تفسیروں کے حوالے بھی مذکور ہیں،

من حی عینہ قیامت میں جس کا حساب ہو اس پر عذاب ہو گیا، حضرت عائشہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ تو فرماتا ہے۔

كُفُوًا يُحَاسِبُ حَسَابًا يَسِيرًا اور اس سے آسان حساب لیا جائے گا  
آپ نے فرمایا یہ اعمال کی پیشی ہے لیکن جس کے اعمال میں جرح و قطع شروع ہوئی وہ تو برائی  
ایک دفعہ انھوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ خدا فرماتا ہے

یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات  
بس دن زمین دوسری زمین سے بدل دی جائیگی اور آسمان  
وہ بروز ۱ للہ الواحد القہد  
بھی بدل دیا جائیگا اور تمام مخلوق خدا کے واحد قہار کے  
روبرو ہو جائیگی۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ یہ آیت پڑھی  
والارض جمیعاً قبضتہ یوم القیامۃ  
تمام زمین اس کی منی میں ہو گی اور آسمان اُس کے اٹھ  
والسموات مطعایات یمینہ۔  
میں پلٹے ہوئے  
لیکن جب زمین آسمان کچھ نہ ہو گا تو لوگ کہاں ہوں گے آپؐ نے فرمایا صراط پر  
قرآن مجید کی ایک آیت ہے،

الذین یوتون ما اتوا وقلوبہم وجلۃ  
جو لوگ جو کام کرتے ہیں خون زدہ دل کو کھینچتے ہیں  
انہم لى ربہم راجعون،  
وہ اپنے خدائی وطن رجوع کریں گے

حضرت عائشہؓ کو شک تھا کہ جو چور ہے، بدکار ہے، شرابی ہے، لیکن خدا سے ڈرتا ہے کیا  
وہ بھی اس سے مراد ہے،؟ آپؐ نے فرمایا نہیں عائشہؓ اس سے وہ مراد ہے جو نمازی ہے

روئے دار ہے، زکوٰۃ دیتا ہے، اور پھر خدا سے پوچھتا ہے دوسری وہ آیتیں ہیں جنکے متعلق دوسرے  
 دل میں کوئی شبہ پیدا ہوا ہے، اور انھوں نے حضرت عائشہؓ سے انکے متعلق سوال کیا ہے جسکا  
 انھوں نے نہایت خوبی کے ساتھ ازالہ کیا ہے، مثلاً

(۱) اعمال حج میں سے ایک کوہ صفا و مردہ کے درمیان دوڑنا بھی ہے، قرآن مجید میں اسکے  
 متعلق حسب ذیل الفاظ ہیں

ان الصفا والمردۃ من شعائر اللہ فمن  
 صفا و مردہ کی چار زبان شمار الہی میں سے ہیں  
 حج البیت او عتمر فلا جناح علیہ ان  
 ہیں جو خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے کچھ مضائقہ نہیں اگر  
 یطوف بہما، وہ انکا بھی طواف کرے

عمرہ نے کہا خالہ جان! اسکے تو یہ معنی ہیں کہ اگر کوئی طواف نہ کرے تو بھی کچھ حرج نہیں،  
 فرمایا بھائی تم نے ٹھیک نہیں کہا اگر آیت کا مطلب وہ ہوتا جو تم سمجھتے ہو تو خدا یون فرماتا لا جناح  
 ان لا یطوف بہما اگر انکا طواف نہ کرو تو کچھ حرج نہیں، اصل میں یہ آیت انصار کی شان میں  
 نازل ہوئی ہو اس وجہ سے اسلام سے پہلے منات کی بے پکار کرتے تھے، منات شعل میں  
 نصب تھا اسلئے صفا و مردہ کے طواف کو وہ برا جانتے تھے، اسلام لائے تو آنحضرت صلوٰۃ  
 دریافت کیا کہ ہم لوگ پہلے ایسا کرتے تھے اب کیا حکم ہے؟ اس پر خدا نے ارشاد فرمایا کہ صفا  
 اور مردہ کا طواف کرو اس میں کوئی مضائقہ کی بات نہیں،

ابوبکر بن عبدالرحمن ایک محدث تھے انکو حضرت عائشہؓ کی یہ تقریر معلوم ہوئی تو انھوں  
 نے کہا ”علم اسکو کہتے ہیں“

(۲) قرآن مجید کی ایک آیت ہے

حتیٰ اذا استأنس الرسل ووطنوا انهم قد کذبوا جاعلهم نصرا،  
 یہاں تک کہ جب پیغمبر، امید ہو گئے اور انکو خیال ہوا  
 کہ وہ جھوٹ بولے گئے تو ہماری مدد آگئی

عہدہ نے پوچھا کُتُوبُ (جھوٹ بولے گئے یعنی اُن سے جھوٹ وعدہ کیا گیا) یا کُتُوبُ (وہ  
 جھٹلائے گئے) فرمایا کُتُوبُ (جھٹلائے گئے) عہدہ نے کہا اسکا تو ادنکو یقین جانتا تھا کہ وہ جھٹلائے گئے اور  
 انکی قوم نے انکی نیت کی تکذیب کی یہ ظن اور خیال تو نہ تھا اسلئے کُتُوبُ (اُن سے جھوٹ وعدہ کیا  
 گیا) صحیح ہے۔ "بولین معاذ اللہ پیغمبر انہی خدا کی نسبت یہ گمان نہیں کر سکتے کہ اُن نے اُن کو  
 امداد و نصرت کا جھوٹ وعدہ کیا، عہدہ نے پوچھا کہ پھر آیت کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ پیغمبروں کے  
 پیروں کے متعلق ہے کہ جب انھوں نے ایمان قبول کیا اور نبوت کی تصدیق کی اور انکی قوم نے  
 انکو ستایا اور مدد انکی میں انکو تاخیر نظر آئی، یہاں تک کہ پیغمبر اپنی قوم کے منکرین کے ایمان کو  
 ناامید ہو گئے تو انکو خیال ہوا کہ شاید اس تاخیر کی سبب سے مومنین بھی ہماری تکذیب نہ کر دیں کہ  
 و نعمۃ خدا کی مدد آگئی

(۳) جس آیت پاک میں چار بیویوں تک کی اجازت دی گئی ہے اُسکے الفاظ یہ ہیں

وان خفتم الا تقطوا فی الیتامی فانکھوا  
 اگر تمہیں ڈر ہو کہ یتیموں کے باپ سے تم انصاف  
 ما کاتب لکم من النساء مثنتی وثلاثہ  
 نہ کر سکو گے تو عورتوں میں سے دو، تین تین بیاہیا  
 و رباع (نساء)  
 سے بچ کر دو

بظاہر آیت کے پہلے اور پچھلے مکررون میں باہم ربط نہیں معلوم ہوتا، یتیموں کے حقوق

میں عدم ضمان اور بھار کھل کی اجازت میں باہم کیا تعلق ہے، بیچنا بچہ ایک شاکر و نعمت حضرت  
 عائشہؓ کے سامنے اس احوال کو پیش کیا تو فرمایا کہ آیت کا شان نزول یہ ہے کہ بعض لوگ  
 یتیم لڑکیوں کے ولی ہو جاتے ہیں، اُن سے موروثی رشتہ داری ہوتی ہے، وہ اپنی ولایت  
 کے زور سے چاہتے ہیں کہ اُن سے نکاح کر کے ان کی جائیداد پر قبضہ کر لیں، اور چونکہ انہی  
 طرف سے کوئی پسے والا نہیں ہوتا اسلئے مجبور یا کر اوکو ہر طرح دباتے ہیں، خدائے پاک  
 انہی لوگوں کو خطاب کرتا ہے کہ اگر تم ان یتیم لڑکیوں کے معاملے میں انصاف سے پیش  
 نہ آ سکو تو اُن کے علاوہ اور عورتوں سے دو تین، چار، نکاح کر لو، مگر انکو نکاح کر کے اپنے  
 قابو میں نہ لے آؤ

(۴) اسی سورہ میں ایک اور آیت ہے،

یَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يَفْتِيكُمْ  
 ان لڑکیوں کی نسبت لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ  
 فَمَنْ وَمَا يَتْلُو عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي  
 کہ خدا اُنکے حق میں فیصلہ کرتا ہے اس کتاب میں قرآن  
 يَتَأَمَّرُ عَلَى النَّسَاءِ الَّتِي لَا تَقْنَنَهُنَّ  
 جو کچھ تو لوگوں کو پڑھ کر سنایا گیا ہے اُن یتیم لڑکیوں کی  
 مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ ان  
 نسبت جنگو، نہ تو تم انکے مقررہ حقوق دیتے ہو اور  
 تَنْكُحُهُنَّ (نساء)

اُسی سائل نے اس کے بعد اس آیت کا مطلب دریافت کیا تو فرمایا کہ اس آیت میں  
 جو ارشاد ہوا ہے کہ قرآن میں پہلے جو کچھ ان کے بارے میں پڑھ کر سنایا گیا ہے اُس  
 وہی پہلی آیت مراد ہے، یہ حکم اُن اولیاء سے متعلق ہے، جو یتیم لڑکیوں کو نہ خود اپنے نکاح



مین نے ہیں کہ وہ حسن سے محروم ہیں اور نہ دوسروں سے اُٹکا کھل کر دینا پسند کرتے کہ جامد اور  
مشرک کے ہاتھ سے کھل جانے کا خوف ہے،

(۵) اس آیت کے مطلب میں لوگوں کو اختلاف ہے،

من کان غلیظاً فلیستعفف ومن کان  
فقیراً فلیکمل بالمعروف (نساء)  
جو توڑ کر ہوا کو اس سے بچنا چاہیے، اور جو نکلتا  
ہو وہ قاعدہ کے مطابق اس سے ملے،

یہ آیت اولیائے یتامی کی شان میں ہے کہ وہ اگر محتاج ہوں تو یتیموں کے مال میں سے  
لے کر کھا سکتے ہیں، لیکن حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ یہ اجازت حسب ذیل آیت  
سے منسوخ ہے،

ان الذین یاکلون اموال الیتامی  
ظلماً انما یاکلون فی بطنہم نارا،  
جو لوگ ظلم کر کے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے  
پیٹ میں آگ کھاتے ہیں

لیکن اس آیت میں تو یہ سرائوں لوگوں کے لیے بیان کی گئی ہے، جو ظلم کر کے یتیموں کا مال  
کھاتے ہیں، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جس آیت میں کھانے کی اجازت ہے وہ ان لوگوں  
کے لیے ہے جو یتیموں کی جامد ادکی دیکھ بھال کرتے ہیں اُٹکا کار و بار نبھاتے ہیں، اگر ولی  
ماحب استطاعت ہے تو اسکو اس خدمت کا معاوضہ نہ لینا چاہیے، اور اگر وہ مفلس اور  
تنگدست ہے تو قاعدے کے مطابق حسب حیثیت لے سکتا ہے، اس تفسیر کی بنا پر دونوں آیتیں  
میں کوئی تعارض نہیں ہے،

(۶) عورت کو اگر اپنے شوہر سے شکایت ہو تو اس موقع کی آیت ہے،

وان امرأۃ خافت من بعلھا نشزادو اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے نارضا منہ کی  
اعراضاً فلا جناح علیہا ان یصلحاً بینہما اور اعراض کا خوف ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں  
صلحاً والصلح خیر (نسائے)

کہ دونوں آپس میں صلح کر لیں اور صلح تو ہر حال میں بہتر ہے،  
لیکن دفع ناراضی کے لیے صلح کرنا تو ایک ملحد بات ہے، اس کے لیے خدا سے پاک کو اس خاص  
کلم کے نازل کرنے کی کیا حاجت تھی حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ یہ آیت اوس عورت کی شان  
میں ہے، جسکا شوہر ہر ایک پاس زیادہ آتا جاتا نہیں، یا بیوی میں سے اور تر گئی ہے، اور شوہر کی  
خدمت گذاری کے قابل نہیں رہی ہے، زن، شوئی کے باہمی فرائض انجام دینا ایک فرض  
دینی ہے، لیکن اس خاص حالت میں اگر بیوی طلاق لینا پسند نہ کرے اور اپنے مام حقوق سے  
شوہر کو سبکدوش کر دے تو یہ باہمی مصالحت بری نہیں، بلکہ قطعی ملحدگی سے بہتر ہے،

ان آیات کے علاوہ حضرت عائشہؓ سے اور آیتوں کی تفسیر میں بھی مروی ہیں، لیکن ہم نے  
جن آیتوں کی تفسیر میں درج کی ہیں، ان سے وقت نظری کے علاوہ یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جو  
ایک عورتوں کے نکاح و طلاق کے معاملات سے تعلق رکھتی ہیں، انکا مطلب انھوں نے اس قدر  
صحیح سمجھا ہے، اور کس طرح دیکھو یاد رکھا ہے، اور صحیح تو یہ ہے کہ اگر عورتیں اپنے حقوق کا  
تفہظ کرنا چاہتی ہیں تو انکو قرآن و حدیث کی صحیح تعلیم کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ کرنی  
چاہیے،

علم اسرار الدین، اعلم اسرار الدین، اوس علم کو کہتے ہیں جس میں احکام شریعت کے علل و اسباب اور  
ان کے حکم و مصالح بیان کئے جاتے ہیں، اور یہ علم اس قدر دقیقہ منہی پر مبنی ہے، کہ صرف چند فقہائے

صحابہ یعنی حضرت عمرؓ حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ حضرت زیدؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ وغیرہ نے اس کے اصول و قواعد محمد کے ہیں، باقی اس فن میں اور صحابہ کی مساعی جمیلہ کا حصہ بہت کم شامل ہے، بالخصوص ایسے صحابیات کے کا زمانے تو بالکل نظر نہیں آتے، لیکن تنہا حضرت عائشہؓ نے شریعت کے جن رموز و اسرار کی گرہ کشائی کر دی ہے، وہ صحابیات کی اس کمی کو پورا کر دیتی ہے، بلکہ اس فن میں خود صحابہ سے بھی اُنکا پلہ بھاری نظر آتا ہے، اور صحابہ سے اس علم کے متفرق مسائل، احادیث کی کتابوں میں مذکور ہیں، لیکن حضرت عائشہؓ کے مسائل کی تعداد اُن سے کئی گنا زیادہ ہے، اور اُنہوں نے مذکورہ بالا صحابہ سے بہت زیادہ شہرت کے اسباب و مصالح کی پردہ دری کی ہے اور کثرت مسائل کے اہل واسباب بیان کے ہیں، خداوند ہوت میں عورتوں کی اخلاقی حالت چونکہ قابل اعتماد تھی اسلئے اُن کو حضور صلاۃ اور شرکت جماعت کی اجازت تھی، لیکن جب اخیر زمانے میں عورتوں کے نظام اخلاق میں انحطاط پیدا ہو گیا، تو حضرت عائشہؓ کا زمانہ گزشتہ تھا۔

لو ان رسول اللہ صلعم ما  
احدث النساء ملعن المساجد  
لو ان رسول اللہ صلعم ما  
احدث النساء ملعن المساجد  
لو ان رسول اللہ صلعم ما  
احدث النساء ملعن المساجد

عورتوں نے ہی حالت میں جو تہذیب پیدا کر لی ہیں  
اگر رسول اللہ صلعم مگر دیکھتے تو اُن کو مسجد میں آواز  
روک دیتے جیسا کہ بنو اسرائیل کی عورتیں روک دی گئیں

قرآن مجید کی کی اور مدنی سورتوں میں متعدد فروق و امتیازات ہیں، مثلاً جو سورتیں مکہ میں نازل ہوئیں اُن میں زیادہ تر عقائد اور وقائع اخروی کا ذکر ہے اور مدنی سورتوں میں

لے ماخوذ از سیرت عائشہؓ علیہا السلام ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب اجازۃ فی خروج النساء الی المساجد

بتدبیر اور دوا ہی کا مطالبہ کیا گیا ہے، کیونکہ اسلام ایک جاہل قوم میں آیا، اسلئے اس پہلے خطیبانہ اور واعظانہ طریقے سے جنت اور دوزخ کا حال سنایا گیا، جب اس سے لوگ متاثر ہو چکے تو اسلام کے احکام قوانین اور ادا و نوا ہی نازل ہوئے، اگر زنا و شراب خورداری وغیرہ سے اقبال کا پہلے ہی دن مطالبہ کیا جاتا تو دفعۃً کون اس نامانوس آواز کو سنتا؟ اس قسم کے امتیازات فردن دریافت کرنے پر یورپ کے علمائے مستشرقین کو بڑا تازہ ہے، لیکن حضرت عائشہؓ نے پہلے ہی دن اس راز کو فاش کر دیا تھا، صحیح بخاری میں اُن سے مروی ہے،

|  |  |
|--|--|
| انما نزل اول ما نزل منه سودة من          | قرآن کی سب سے پہلی سورہ جو نازل ہوئی وہ                  |
| المفصل فیها ذکری الجنة والنار            | مفصل کی سورہ ہے، جس میں جنت و دوزخ کا ذکر                |
| حتى اذا تاب الناس الى الاسلام            | ہوا، یہاں تک کہ جب لوگ اسلام کی طرف اہل ہوئے             |
| ثم نزل الحرام والحلال لى نزل             | تو پھر حلال و حرام اور ترا اگر پہلے یہ اور تاکہ شراب     |
| اول شئ لا تشرب الخمر قالوا لا ننع        | مست پیو تو لوگ کہتے کہ ہم ہرگز شراب نہ پیوڑیں گے         |
| الخمر بئد اول نزل لا تنزلوا قالوا لا ننع | اور اگر یہ اور تاکہ زنا نہ کرو تو کہتے کہ ہم ہرگز زنا نہ |
| الزنا ابد القد نزل بمكة وانا جاديت       | پھوڑیں گے کہ میں جب میں کھیتی تھی تو یہ اور تاکہ         |
| العبيد الساعة موعدهم والساعة ادى         | کہ اُن کے وعدہ کا دن قیامت ہو، اور قیامت                 |
| وامرو ما نزلت سورة البقرة والنساء        | نہایت سخت اور نہایت تلخ چیز ہو، سورہ بقرہ اور سورہ       |
| الا و فلعنده باب تاليف القرآن)           | نساء جب اور ترین تو میں آپ کی خدمت میں تھی،              |

اسلام کے ظہور سے پہلے مدینہ کے قبائل باہم خانہ جنگیوں میں مصروف تھے جن میں

اُن کے اکثر ارباب اور عوام اپنے اقتدار کے تحفظ کے لیے ہر نئی تحریک کی کامیابی میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں قتل ہو گئے، انصار ان لڑائیوں سے اس قدر چور ہو گئے تھے کہ اسلام آیا تو سب نے اُس کو اپنے لیے رحمت سمجھا، چونکہ ارباب اور عوام کا طبقہ مفقود ہو چکا تھا، اسلئے اُن کی راہ میں کسی نے موانع نہیں پیدا کئے، اس طریقہ سے خدا نے پاک نے ہجرت سے پہلے ہی مدینہ میں اسلام کی ترقی کے راستے صاف کر دیئے تھے، یورپ کے فلسفہ مانع نے آج اس نکتہ کو حل کیا ہے لیکن حضرت عائشہؓ نے اُن سے پہلے ہم کو بتا دیا تھا،

|                                     |  |
|-------------------------------------|--|
| کمان یوم بعثتہ فی مقدمہ اللہ لرسولہ | بنگ بگات وہ واقعہ تھا جس کو خدا نے اپنے رسول           |
| صلعم فقدم رسول اللہ صلعم وقد        | کے لیے پہلے ہی سے پیدا کر دیا تھا، رسول اللہ صلیم      |
| افترق ملوہم وقتلت سر و اتھم         | مدینہ میں اُسے قوا انصار کی حمایت منتشر ہو گئی         |
| وجرحوا فقدمہ اللہ لرسولہ فی         | تھی اور اُن کے سردار مارے جا چکے تھے ایسے              |
| فخولہم لا سلام،                     | خدا نے اپنے رسول کے لیے اُنکے علاوہ اسلام میں اصل ہونے |
| (فی الجاہلیۃ)                       | کے لیے یہ واقعہ پہلے ہی سے مہیا کر دیا تھا،            |

جن نمازون میں چار رکعتیں ہوتی ہیں، قصر کی حالت میں اُن کی صرف دو رکعتیں ادا کی جاتی ہیں، بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ چار میں سے دو سہولت کی خاطر ساقط کر دی گئی ہیں لیکن حضرت عائشہؓ اس کی یہ وجہ بتاتی ہیں،

|                                    |   |
|------------------------------------|---|
| فرضتہ الصلوات رکعتین ثم ہاجر النبی | کوہین دو رکعتیں نماز فرض تھیں، جب آپ ہجرت           |
| صلعم ففرضتہ اربعاً و ترکلت صلواتہ  | فرمائی تو چار فرض کی گئیں اور سفر کی نماز اپنی قدیم |

السفر علی الاول، (بخاری باب ہجرت) حالت پر چھوڑ دی گئی،

عبادت کا تو خدا نے ہر وقت حکم دیا ہے لیکن احادیث میں حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ نماز عصر اور نماز فجر کے بعد کوئی نماز یعنی نفل و سنت بھی جائز نہیں، ایسے بظاہر اس ممانعت کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی، لیکن حضرت عائشہؓ اس کی یہ وجہ بیان فرماتی ہیں،  
 وہم عملنا ما تعی رسول اللہ صلعم      عمر کو دم ہوا، آپ نے صرت اس طرح نماز شروع  
 عن الصلوة ان یتھوی طلوع الشمس      فرمایا ہے، کہ کوئی شخص آفتاب کے طلوع یا غروب کے  
 وغروبھا (مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۱۱)      وقت کو تاک کر نماز نہ پڑھے

یعنی آفتاب پرستی کا شہ نہوا، آفتاب پرستوں کے ساتھ وقت عبادت میں تشابہ نہو  
 احادیث میں ہے کہ رسول اللہ صلعم میٹھ کر نفل پڑھتے تھے، اس بنا پر لوگ بغیر  
 کسی عذر کے بھی میٹھ کر نفل پڑھنا مستحب سمجھتے ہیں، ایک شخص نے حضرت عائشہؓ سے  
 دریافت کیا کہ کیا آپ میٹھ کر نماز پڑھتے تھے؟ جواب دیا،

حین حطہ الناس،      یہ اسی وقت تھا جب لوگوں نے آپ کو توڑ دیا

(ابوداؤد باب صلوة القاعد)      یعنی آپ کمزور ہو گئے،

ابوداؤد اور مسلم میں اُن سے اس قسم کی اور روایتیں بھی مروی ہیں جن سے  
 ثابت ہوتا ہے کہ آپ کبر سنی اور ضعف کی وجہ سے ایسا کرتے تھے۔  
 ہجرت کے بعد جب نمازوں میں دو رکعت کے بجائے چار رکعتیں ہو گئیں تو مغرب میں یہ اضافہ کیوں نہیں  
 کیا گیا؟ حضرت عائشہؓ اس کا یہ جواب دیتی ہیں،

فَانْهَآ وَتَرَالْنَهَاد، مغرب میں اضافہ نہو کیونکہ وہ دن کی

دو تہ ہے،

(مسند جلد ۶ صفحہ ۲۴۱)

یعنی جس طرح رات کی نمازوں میں تین رکعتیں وتر کی ہیں، اسی طرح دن کی نمازوں میں  
وتر کی یہ تین رکعتیں ہیں،

نماز فجر میں تو اطمینان زیادہ ہوتا ہے اسلئے اس میں رکعتیں اور زیادہ ہونی چاہئیں  
لیکن اور نمازوں سے کم ہیں، حضرت عائشہؓ اس کی یہ وجہ بیان فرماتی ہیں،

وصلوۃ الفجر بطول قرائتها، نماز فجر میں رکعات کا اضافہ اسلئے نہیں ہوا کہ روزانہ

رکعتوں میں بیس سو تین پڑھی جاتی ہیں،

(مسند جلد ۶ صفحہ ۲۴۱)

یعنی رکعتوں کی کمی کو طول قرات نے پورا کر دیا،

اہل جاہلیت عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے، اور وہ فرضیت صوم سے پہلے اسلام میں  
بھی واجب رہا، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے اسی قسم کی روایت احادیث میں مذکور ہے،

لیکن وہ یہ نہیں بیان کرتے کہ جاہلیت میں اس دن کیونکہ روزہ رکھا جاتا تھا، لیکن  
حضرت عائشہؓ اس کا سبب یہ بیان فرماتی ہیں،

كانوا يصومون يوم عاشوراء قبل

ان یغفر من رمضان وكان یوم مستوفیہ

الکعبۃ، (مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۲۴۲) غلات چڑا یا جاتا تھا،

باوجودیکہ آپ ہمیشہ تہجد پڑھتے تھے، لیکن رمضان کے بارے میں فرمیں آپ نے

تراویح نہیں پڑھی، حضرت عائشہؓ اس کی یہ وجہ بیان فرماتی ہیں کہ پہلے دن آپ نے مسجد میں نماز تراویح اور افزائی، تو کچھ اور لوگ بھی شریک ہو گئے، دوسرے دن اور زیادہ مجمع ہوا، تیسرے دن اور بھی لوگ جمع ہوئے، چوتھے دن اتنا مجمع ہوا کہ مسجد میں جگہ نہ رہی، لیکن آپ باہر تشریف نہ لائے اور لوگ مایوس ہو کر چلے گئے، صبح کو آپ نے لوگوں کو فرمایا،

اما بعد فانما لعل یخفف علی شاکم  
الیسلة ولكن خشیتم ان تعرض  
علیکم صلاة اللیل فتعجزوا،  
رات تمہاری حالت مجھ سے پوشیدہ نہ تھی لیکن  
مجھے ڈر ہوا کہ کہیں تم پر تراویح فرض نہ ہو جائے  
اور تم اس کے ادا کرنے سے قاصر رہو،  
جج کے بعض ارکان مثلاً طواف، بعض مقامات میں دوڑنا، کہیں کھڑا ہونا کہیں  
انگری چھینکا، بظاہر فعل عبث معلوم ہوتے ہیں لیکن حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں،  
انما جعل الطواف بالیبت وبالصفا  
والمریة ورمی الجمار لا قامة ذکر اللہ عز وجل  
فان کعبہ، مفاد اور مردہ کا طواف، انگریاں پھینکا  
تو صرف خدا کی یاد کرنے کے لیے ہے،

(سنن احمد جلد ۶ صفحہ ۶۴)

قرآن مجید کے اشارات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں یہ بھی ایک طرز عبادت تھا، چونکہ حج یا دگاہ ابراہیمی ہے، اس لیے وہی طرز عبادت قائم رکھا گیا،

کہ منظر کے پاس محصب نام ایک وادی ہے، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام



حج میں قیام فرمایا تھا، اور آپ کے بعد خلفاء راشدین بھی اس میں قیام فرماتے رہے اس بنا پر حضرت عبداللہ بن عمرؓ اسکو سنن حج میں شمار کرتے تھے، لیکن حضرت عائشہؓ اس کو سنت نہیں سمجھتی تھیں، اور آپ کے قیام کی یہ وجہ بیان فرماتی تھیں،

انما نزلہ رسول اللہ صلعم لاندکان منزل السحیح وجہ،  
سے پٹنے میں آسانی ہوتی تھی،

حضرت ابن عباسؓ اور ابو رافعؓ بھی اس مسئلہ میں حضرت عائشہؓ کے ہم زبان ہیں، ایک دفعہ آپ نے حکم دیا تھا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ رکھا جائے بہت سے صحابہ اس حکم کو دائمی سمجھتے تھے، لیکن متعدد صحابہ کے نزدیک یہ حکم وقتی تھا، حضرت عائشہؓ بھی انہی لوگوں میں ہیں، اور اس وقتی حکم کا سبب یہ بتاتی ہیں،

لا لکن لم یکن یضی منہم کما خلیل  
ففعل فالت لیطعم من ضعی من  
لم یضی،

یہ نہیں، جو کہ قربانی کا گوشت تین دن کے بعد حرام ہو جاتا ہو، بلکہ اسکی وجہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں کہ لوگ قربانی کر سکتے تھے، ایسے اپنے یہ حکم دیا کہ جو لوگ قربانی کریں وہ ان لوگوں کو کھلائیں جنہوں نے قربانی نہیں کی

(مسند جلد ۶ صفحہ ۲۲)

حضرت عائشہؓ کی یہی حدیث امام مسلم نے ایک خبر کی صورت میں بیان کی ہے، یعنی کہ ایک سال مدینہ کے اس پاس دیا تو ان میں قطع پڑا، اس سال آپ نے یہ حکم دیا اور دوسرے سال جب قطع نہیں رہا تو اس کو نسخ فرما دیا حضرت سلمہ ابن اکوعؓ

سلمہ سلم، صحابہ الاول بالمعرب و مسند جلد ۶ صفحہ ۱۰۱

سے بھی اسی قسم کی روایت ہو،

کعبہ کے ایک طرف کی دیوار کے بعد کچھ جگہ چھوٹی ہوئی ہو، جس کو ”عظیم“ کہتے ہیں، اور طوائین اُسکو بھی اندر داخل کر لیتے ہیں، لیکن ہر شخص کے دل میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ جو حد کعبہ کے اندر داخل نہیں اُس کو طوائین میں کیوں شامل کرتے ہیں؟ حضرت عائشہؓ کے دل میں یہ سوال پیدا ہوا اور انھوں نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا، کہ یا رسول اللہ! دیوار میں بھی خانہ کعبہ میں داخل ہیں، ارشاد ہوا ”ہاں“ عرض کی کہ ”پھر بناتے وقت لوگوں نے اُن کو اندر کیوں نہیں کر لیا؟“ فرمایا ”تیری قوم کے پاس سرمایہ نہ تھا، ایسے اتنا کم کر دیا“ پھر عرض کی کہ اس کا دروازہ اتنا بلند کیوں رکھا؟ فرمایا ”یہ اسلئے کیا، تاکہ وہ جس کو چاہیں اندر جانے دیں، اور جس کو چاہیں روک دیں“

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ اگر ”عائشہؓ“ یہ روایت صحیح ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ اسی لیے ادھر کے دونوں رکونوں کا بوسہ نہیں دیا، لیکن سوال یہ ہے کہ جب آنحضرت ﷺ یہ معلوم تھا کہ خانہ کعبہ اپنے اصلی اساس پر قائم نہیں ہے تو شریعت ابراہیمیؑ کے مجدد کی حیثیت سے آپ کا فرض تھا کہ اس کو ڈھا کر نئے سرے سے تعمیر کرتے، لیکن آپ نے حضرت عائشہؓ سے خود اس کی وجہ یہ بیان فرمادی کہ ”عائشہؓ تیری قوم اگر کفر کے زانہ سے قریب نہ ہوتی تو میں کعبہ کو ڈھا کر اساس ابراہیمیؑ پر تعمیر کرتا“

آجکل ہجرت کے یہ معنی سمجھے جاتے ہیں کہ گھر بار چھوڑ کر مدینہ میں جا کر آباد ہو جانا خواہ

لے مسکن اب الذابح، لے مسکن اب نقض الکعبہ،

وہ جہان پہلے آباد تھے کیسے ہی امن و امان کا ملک ہو، لیکن حضرت عائشہؓ نے ہجرت کی حقیقت یہ بتائی ہے،

لا اھجر الا الیوم کان المؤمنان یفلس  
احدھما یدینہ الی اللہ والی رسولہ  
مخافة ان یفتن علیہ فاما الیوم  
فقد اظھن اللہ الاسلام والیوم یعبد  
ربہ حیث شاء و لکن جھاد وانیۃ ،  
(نہاری باب الحجۃ)

اب ہجرت نہیں ہے، ہجرت اسوقت تھی جب مسلمان  
اپنے مذہب کو لیکر خدا اور اس کے رسول کے  
پاس ڈرتے دوڑا آتا تھا کہ اسکو تبدیل مذہب کی  
بنیاد پر تیار نہ جائے، لیکن اب خدا نے اسلام کو قیام  
کر دیا، اب مسلمان جہاں چاہے اپنا خدا کو پرست سکتا  
ہو، ان جہاد اور فیت کا ثواب باقی ہے،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ میں اختلاف پیدا ہوا کہ آپ کو کہاں دفن  
کیا جائے ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ ”پیغمبر جہاں مرتے ہیں وہیں دفن  
ہوتے ہیں، لیکن اسکا اصلی سبب حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں،

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی  
لم یقرضہ لعن اللہ الیھود والنصارۃ  
اتخذوا قبورا بنیاء ثم وضعوا جسدہا لہا  
ذلک ابرز قبرہ غیر انہ خشوا ان یتخذ  
مسجدا ،

آپ نے مرض الموت میں فرمایا کہ خدا پرورد نصاریٰ  
پر لعنت بھیجے کہ انھوں نے اپنے پیغمبرؐ کی قبر کو  
سجدہ گاہ بنایا (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں) کہ اگر  
اگر یہ نہ ہوتا تو آپ کی قبر کھلے میدان میں ہوتی لیکن  
چونکہ اسکا خوف تھا کہ وہ بھی سجدہ گاہ بن جائے

(نہاری آخر کتاب ابن ماجہ رحمہ اللہ ج ۱ ص ۱۱۱) آپ حجرے ہی کے اندر مدفون ہوئے

عمر بن عبد شمس نے روایت حدیث کے لحاظ سے صحابہ کے پانچ طبقے قرار دیے ہیں، اور تقریباً ہر طبقے میں صحابہ کے ساتھ صحابیات بھی شامل ہیں،

(۱) اول طبقہ، یعنی وہ صحابہ جنکی روایتیں ہزار یا ہزار سے زیادہ ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا شمار اسی طبقے میں ہے،

(۲) دوسرا طبقہ، یعنی وہ صحابہ جنکی روایتیں پانچ سو یا پانچ سو سے زیادہ ہیں اس میں کئی صحابیہ شامل نہیں،

(۳) تیسرا طبقہ یعنی وہ صحابہ جنکی روایتیں سو یا سو سے زیادہ ہیں مگر پانچ سو سے کم ہیں، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اسی میں محبوب ہیں

(۴) چوتھا طبقہ یعنی وہ صحابہ جنکی تعداد روایت چالیس سے ست تک ہے، اس طبقے میں بکثرت صحابیات شامل ہیں، مثلاً ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا، ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا، ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا، اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا

(۵) پانچواں طبقہ یعنی وہ صحابہ جنکی روایتیں چالیس یا چالیس سے کم ہیں، اس طبقے میں بھی بکثرت صحابیات شامل ہیں، مثلاً حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا، حضرت ریح بنت سہود رضی اللہ عنہا، حضرت صفوان رضی اللہ عنہ، حضرت کلثوم بنت حنین رضی اللہ عنہا، حضرت جدار بنت وہب رضی اللہ عنہا وغیرہ۔

نویں روایت کے علاوہ حدیث کے متعلق درایت کی اجتہاد صحابیات ہی سے ہوئی،  
یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بعض روایتوں پر ہدایہ تنقید کی، اور اس سے درایت کے غاص

خاص اصول قائم ہوئے، مثلاً اُن کے سامنے جب یہ روایت کی گئی کہ مردے پر اس کے اہل عیال کے رونے سے عذاب ہوتا ہے، تو اُنھوں نے درایت اس روایت کے قبول کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ خود قرآن مجید میں ہے،

لَا تَنْتَفِرُونَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ ۚ وَأَنْتُمْ سَامِعُونَ ۚ

رُفُؤًا لِّمَنْ عَمِلَ عَمَلًا سَاءًا ۚ اِسْکَا عذاب مردے پر کیون ہوگا، اس سے یہ اصول قائم ہوا کہ جو روایت نصوص قرآنیہ کے خلاف ہو وہ قبول نہیں کی جاسکتی، چنانچہ اس اصول کے روستے اُنھوں نے متعدد روایتوں کی تنقید کی ہے، مثلاً صحابہ کرام کے دور میں یہ خیال پھیل گیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں خدا کو دیکھا تھا، لیکن حضرت عائشہؓ کے سامنے اس کا ذکر آیا تو بولیں جو شخص یہ روایت کرے وہ دروغ گو ہے، اس کے بعد یہ آیت پڑھی۔

لَا تَدْرِي لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ۚ

اَلَا بِصَارِعًا وَهِيَ يَدْرِي ۚ

اُوْن کے سامنے جب یہ روایت کی گئی کہ نحست عورت، گھوڑے اور گھرمین ہے، تو اُنھوں نے اس کا انکار کیا، اور یہ آیت پڑھی،

مَا أَصَابَ مِنْ مُّصِيبَةٍ فِی الْأَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ شَيْءٌ إِلَّا عَلَيْنَا نَحْنُ مُّجِيبُونَ ۚ

زمین میں یا آسمان میں ہر چیز جو مصیبتیں پہنچتی

اسلامیہ روایتیں پڑھ کر قریب عین الاحادیث پر استدرکت السیدۃ عائشہ علی الصواب منہ ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰،

ولا فی انفسکم الا فی کتاب قبل ان نبلاھا  
 غزوہ بدر میں جو کفار مارے گئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مدفن پر کھڑے  
 ہو کر فرمایا تھا،

هل وجدتم ما وعد ربکم حقتا، خدا نے جو تم سے وعدہ کیا تم نے اس کو پالیا  
 ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ مردوں  
 کو پکارتے ہیں؟ آپ نے اس کے جواب میں فرمایا،

ما انتم بآسمع منهم ولکن لا تم ان سے زیادہ نہیں سنے، لیکن وہ جواب  
 نہیں دیتے،

یحییٰ بن، حضرت عائشہؓ کے سامنے جب یہ روایت کی گئی تو انھوں نے کہا کہ آپ سب سے  
 نہیں بلکہ یہ ارشاد فرمایا تھا،

انهم لیعلمون الان ان ما کنتم اقول لصحق، وہ اس وقت یقینی طور پر جانتے ہیں کہ میں انکو  
 جو کچھ کہتا تھا وہ سچ تھا،

اس کے بعد انھوں نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی،  
 انک لا تسمع المد فی و ما انت بسمع اسے پیغمبر تو مردوں کو اپنی بات نہیں سنا سکتا اور

من فی القبور، انوں کو قبر میں مرنے،  
 مطلب یہ ہو کہ اس آیت کی رو سے کفار آپ کی آواز کو سن ہی نہیں سکتے تھے،

سے بخاری غزوہ بدر،

عام طور پر لوگ متعہ کی حرمت میں احادیث پیش کرتے ہیں لیکن حضرت عائشہؓ سے جب اُن کے ایک شاگرد نے عجز متعلیٰ روایت کی نسبت پوچھا تو انھوں نے اس کا جواب حدیث سے نہیں دیا، بلکہ فرمایا "میرے تمہارے درمیان خدا کی کتاب ہے پھر پائیت پڑھی والذین لفرجہم حفظن الا علی جو لوگ کہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے اذوا جہملا و ما ملکت ایمانہم یمن بخراپی بی یون یا لونڈیوں کے اذن پر فانہم غیر مسلمین، کوئی ملامت نہیں،

اس لئے ان دو صورتوں کے علاوہ کوئی اور صورت جائز نہیں ہے،

حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک روایت ہے کہ حرامی (لوکاتینون میں) مان باپ بچہ بدتر ہے، حضرت عائشہؓ نے سنا تو فرمایا یہ صحیح نہیں ہے، واقعہ یہ ہے کہ ایک منافق تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا بھلا کہا کرتا تھا، لوگوں نے عرض کی کہ "یا رسول اللہ اس کے علاوہ وہ دلداز نا بھی ہے" آپ نے فرمایا کہ "وہ تینوں میں بدتر ہے، یعنی اپنے من باپ کے زیادہ بڑا ہے یہ ایک خاص واقعہ تھا عام نہ تھا، خدا خود فرماتا ہے،

والا تنزروا الذرة وادخسوی کوئی کسی دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھاتا

یعنی تصور تو ان کا ہے بچہ کا کیا گناہ ہے، جس کی بنا پر وہ اُن سے بڑا قرار دیا جائے، علم فقہاء عہد نبوت میں علم فقہ کوئی مدون و مرتب علم نہ تھا کہ صحابہ باقاعدہ اس کی تعلیم حاصل کرتے، سوال و استفسار کے ذریعہ سے بے شجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سے مسائل دریافت

لے اصحابِ سیوطی بخارہ حاکم سے اصحابِ سیوطی بخارہ حاکم،

کئے جاسکتے تھے، لیکن صحابہ کرام کچھ تو فرط ادب سے اور کچھ اسلئے کہ قرآن مجید نے سوال کی  
مانعت کر دی تھی، آپ سے بہت کم مسائل دریافت کرتے تھے، مسند دارمی میں حضرت  
عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف تیرہ مسائل  
دریافت کئے جو کل کے کل قرآن مجید میں مذکور ہیں، اس بنا پر آپ سے فقہی تعلیم حاصل  
کرنے کا صرف یہ طریقہ تھا کہ صحابہ کرام آپ کے تمام اعمال مثلاً وضو، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ  
کا بغور مطالعہ کرتے تھے اور قرآن و احادیث سے ان اعمال کے شروط و ارکان کو مباح،  
واجب، اور منسوخ و غیرہ قرار دیتے تھے، لیکن صحابیات کو اس طریقہ سے فائدہ اٹھانے کا  
بہت کم موقع ملتا تھا، اسکے ساتھ جو فقہی مسائل عورتوں کے ساتھ مخصوص ہیں وہ عام طور پر  
بیان بھی نہیں کئے جاسکتے تھے، ایسے صحابیات کو زیادہ تر آپ سے سوال و استفسار  
کی ضرورت پیش آتی تھی، چنانچہ خود حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں،

فعلی النساء نساء کالنساء لکن یمنعن انصار یہ عورتیں کتنی راہیں تھیں کہ تفقہ فی الدین

الحیاء عن شیئ من فی الدین سے ان کو حیا باز نہیں رکھ سکتی تھی

غرض اس طریقہ تعلیم سے صحابہ صحابیات کو مختلف فوائد پہونچے، اور اس طرح ان کے  
تین طبقے قرار پائے،

۱) اکثرین یعنی وہ لوگ جن سے بکثرت مسائل منقول ہیں،

۲) مسند دارمی صفحہ ۲۶۷ بحوالہ الباب الملبوسہ مصر صفحہ ۱۱۲ سے مسلم کتاب الطہارۃ باب استحباب

استعمال الخضار من الخضر قرطبی من مک فی موضع الدم



(۲) متقلین یعنی وہ لوگ جن سے بہت کم مسائل مروی ہیں،

(۳) متوسطین یعنی وہ لوگ جو ان دونوں طبقوں کے ہیں مین ہیں،

اور ان تینوں طبقے میں صحابہ کے ساتھ جو صحابیات شامل ہیں ان کے نام حسب ذیل ہیں

کثرین میں جن کے متعلق علامہ ابن حزم نے لکھا ہے کہ اگر ان کے قنادے جمع  
کے جائیں تو ہر ایک کے قنادے سے ضخیم جلدیں تیار ہو سکتی ہیں، حضرت عائشہ و اہل بیت  
متوسطین میں جن کے قنادے رسالوں کی صورت میں جمع ہو سکتے ہیں، حضرت ام سلمہ  
شامل ہیں،

متقلین جن سے صرف چند مسائل منقول ہیں، ان میں بکثرت صحابیات شامل ہیں،

مثلاً حضرت ام عطیہ، حضرت صفیہ، حضرت حفصہ، حضرت ام حبیبہ، عیسیٰ بنت قلف، حضرت

اسماء، حضرت ام شریک، حضرت خولاء، حضرت عائکہ بنت زید، حضرت سہلہ، حضرت جویریہ،

حضرت میمونہ، حضرت فاطمہ، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہم وغیرہ،

## خاتمہ مناقب صحابیات

یہ ایک قلمفنیہ مسئلہ ہے کہ صحابہ کرام میں سب سے افضل کون ہے؟ عام اہل سنت نے اجماع کا عقیدہ یہ ہے کہ خلفائے راشدین تمام صحابہ میں افضل ہیں، اور خود خلفائے بنی امیہ و بنی عباس کے مدارج ترتیب خلافت کے رو سے قائم ہوئے ہیں، لیکن علامہ ابن خزم غامری کے نزدیک ازواج مطہرات تمام صحابہ سے افضل ہیں، اور اس مسئلہ کو انھوں نے اپنی کتاب ظل و غل میں نہایت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے اور اسی سلسلہ میں اُن آیات و احادیث کے جوابات بھی دیے ہیں جن سے بظاہر یہ ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کا درجہ عنوامردوں سے کم ہے، لیکن اس وقت ہم ان مباحث میں پڑنا نہیں چاہتے، بلکہ مذہبی اور اخلاقی حیثیت سے جو وہ فضیلت قائم ہو سکتے ہیں ان کو پیش نظر رکھ کر صحابیات کے مناقب میں صحیح حدیثیں نقل کر دیتے ہیں، جن سے یہ ثابت ہو گا کہ جن وجوہ کی بنا پر صحابہ کرام کے فضائل کی بنیاد قائم ہوئی ہے، اُن میں اُن کے ساتھ صحابیات بھی شامل ہیں۔

اسلام میں سب سے بڑی وجہ فضیلت تقدم فی الاسلام ہے، اور حضرت ابو بکر صدیق کے فضائل میں یہ فضیلت سب سے زیادہ نمایاں ہے، لیکن اس فضیلت میں اُن کے ساتھ دو عورتیں بھی شامل ہیں یعنی حضرت خدیجہ اور سمیہؓ یا ام ایمنؓ، چنانچہ صحیح بخاری مناقب ابو بکر میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے،

روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا

و ما معہ الا خمسة اعبدوا مولانا والی البکر کہ آپ کا ساتھ صرف پانچ نعیم اور عورتیں حضرت ابوبکرؓ تھے،

تقدم اسلام کے بعد سب سے بڑی فضیلت تقدم فی المہجرہ ہے اور اس فضیلت میں

اتمام ہجرات اولات صحابہؓ کی شریک ہیں، چنانچہ علامہ ابن حزم ظاہری مل و کل میں لکھتے ہیں

فلما تشك ان المهاجرات الاولات ہم کو اس میں شک نہیں ہو کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی

من نساء الصحابة رضى الله بیویوں میں ہجرت اولات فضیلت میں صحابہ کی

عنهم يشادكن الصحابة في الفضل شریک ہیں، ان میں کسی عورت کو کسی عورت پر

ففاضلة ومفضولة و فاضل اور کسی مرد کو کسی مرد پر فضیلت حاصل ہے

واممفضل فیفص من یفضل عورتوں میں بعض عورتیں بہت سے مردوں پر فضیلت

کثیرا من الرجال وافی رکھتی ہیں، اور اسی طرح مردوں میں بعض مرد بہت

الرجال من یفضل کثیرا جی عورتوں پر فضیلت رکھتے ہیں، اُنہی فضیلت

منہن وما ذکر الله تعالیٰ منزلة کا کوئی درجہ ایسا نہیں بیان کیا جس میں مردوں کے

من الفضل الا وقرن النساء مع الرجال ساتھ عورتوں کو شامل نہ کیا ہو مثلاً خدا کا قول کہ مسلمان

فیہا کفعلہ تعالیٰ ان المسلمین والمسلمات مرد اور مسلمان عورتیں

اسلام میں سب سے پہلی، ہجرت، جیشہ کی ہجرت ہے اور اس ہجرت میں ایک صحابیہ کو ایک ایسا

شہرت حاصل ہوا جس پر تمام ہاجرین جیشہ کو ناز تھا چنانچہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہوا

کہ جب ہکو مدینہ کی طرف رسول اللہؐ سلم کی ہجرت کا حال معلوم ہوا تو ہم نے بھی اپنی قوم کے ۳۵

یہ ۵۲ آدمی کے ساتھ ہجرت کا ارادہ کیا اور اس غرض سے کشتی پر سوار ہو کر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے، سوا اتفاق سے کشتی جبلِ من جا پڑی، اور ان لوگوں کی ملاقات حضرت جعفر ابن ابی طالبؓ اور ان کے رفقا سے ہو گئی، چنانچہ حضرت جعفرؓ نے ان لوگوں سے کہا کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے یہاں بھیجا ہے، اور میں اقامت کا حکم دیا ہے، تم لوگ بھی ہمارے ساتھ اقامت کرو، ان لوگوں نے وہاں اقامت اختیار کی، یہاں تک کہ جب خیبر فتح ہوا تو سب کے سب ایک ساتھ آئے، اور خیبر ہی میں رسول اللہ ﷺ سے ملے، اس موقع پر ان لوگوں کو یہ فضیلت حاصل ہوئی کہ جو لوگ غزوہ خیبر میں شریک نہ تھے، ان میں ان کے سوا رسول اللہ ﷺ نے کیوں مالِ غنیمت سے حصہ نہیں دیا، ان لوگوں سے بعض صحابہؓ نے کہا کہ ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے، حضرت اسما بنت عمیسؓ بھی انہی لوگوں کے ساتھ حبشہ سے آئی تھیں، وہ ایک روز حضرت حفصہؓ کی ملاقات کو گئیں تو حضرت عمرؓ بھی آگئے، اور ان کو دیکھ کر پوچھا کہ یہ کون ہے؟ حضرت حفصہؓ نے جواب دیا کہ اسما بنت عمیس ان کا نام، شکر حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ حبشیہ ہے یہ مکہ رہنے والی (یعنی مندر کی رہنے والی) حضرت اسما بنت عمیسؓ نے کہا کہ ہاں ہم ہیں، اب حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے، ہم تم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے متبع ہیں یہ شکر حضرت اسماءؓ پر ہم ہوئیں اور کہا کہ عمر تم غلط کہتے ہو، خدا کی قسم تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے، اور آپ تمہارے بھوکے کو کھانا کھلاتے تھے، اور تمہارے جاہل کو نصیحت کرتے تھے، اور ہم مبعوث کی دو ترین مبعوض زمین میں پڑے ہوئے تھے، ہم کو ایذا دی جاتی تھی، ہم خائف رہتے تھے اور یہ سب کچھ صرف خدا اور خدا کے رسول کی ذات کے لیے تھا

خدا کی قسم تم نے جو کچھ کہا ہے جب تک اسکا ذکر رسول اللہ ﷺ سے نہ کرونگی، نہ کھانا کھاؤں گی  
 نہ پانی پیوں گی، خدا کی قسم کسی قسم کا جھوٹ نہ بولوں گی کبروی نہ اختیار کرونگی اور اس واقعہ میں کوئی  
 اضافہ نہ کروں گی، چنانچہ جب آپ تشریف لائے تو انھوں نے اس واقعہ کو بیان کیا، اور آپ نے  
 اسے سنکر فرمایا وہ تم سے زیادہ میرے حق میں ہیں، عمر اور ان کے اصحاب کی صرف ایک ہجرت ہوئی  
 اور تم اہل کشتی کی دو ہجرتیں ہیں، حضرت اسماء کا بیان ہے کہ ابو موسیٰ اور دوسرے کشتی والے  
 بھوک کے جوق میرے پاس آتے تھے، اور اس حدیث کو پوچھتے تھے، اُنکے لیے دنیا کی کوئی  
 چیز اس سے زیادہ مسرت خیز اور با عظمت نہ تھی، حضرت ابو موسیٰ بار بار مجھ سے اس حدیث کو  
 پوچھتے تھے ۱

نفیلت کی ایک بڑی وجہ محبت رسول ہے، اور اس محبت کی وجہ سے بعض صحابیات کو  
 وہ درجہ تقرب رسول حاصل ہوا جو صرف مخصوص صحابہ کو حاصل تھا، صحیح مسلم میں روایت ہے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از داج مطہرات کے سوا، بغیر حضرت ام سلمہؓ و حضرت انسؓ کی ان  
 کے کسی عورت کے پاس تشریف نہیں لیجاتے تھے، چنانچہ آپسے اسکی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے  
 فرمایا مجھے اُن پر رحم آتا ہے کیونکہ اُنکے بھائی میرے ساتھ شہید ہوئے تھے تلہ جس لطف و محبت  
 کے ساتھ آپ اُنکے گھر تشریف لیجاتے تھے، اسی لطف و محبت کے ساتھ وہ آپکی خدمت گزار رہی  
 بھی کرتی تھیں، بخاری کتاب الاستیذان میں ہے کہ جب آپ اُنکے گھر تشریف لیجاتے تھے  
 ۱ صحیح مسلم باب من فضائل جعفر بن ابی طالب و انما نہت منس و ابی بنی تمیم ۱ صحیح مسلم باب من فضائل ام انس

بنی الک و بلال بنی اللہ منہا،

تو وہ آپ کے لیے کچھ ناچھا دیتین، آپ آرام فرماتے، جب سو کر اٹھتے تو وہ آپ کا پسینہ ایک شیشی  
میں جمع کر لیتین، مرتے وقت وصیت کی کہ کفن میں خطہ کے ساتھ عرق مبارک بھی شامل کیا جائے  
حضرت انس بن مالکؓ کی حالت ام حرام کو بھی اکثر یہ شرف حاصل ہوتا تھا چنانچہ معمول تھا کہ جب  
آپ قبائ کو تشریف لے جاتے تو ان کے پاس ضرور جاتے، وہ اکثر کھانا لاکر پیش کرتین، اور آپ  
نوش فرماتے، آپ سو جاتے تو وہ آپ کے بالوں سے جھرن نکالتین

مخصوص صحابیات کے علاوہ قومی شیشی کے بھی صحابیات کو بعض شرفی فضائل حاصل ہیں، ان  
ان فضائل میں اس قبیلہ کی تمام صحابیات شامل ہیں، مثلاً ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے حضرت ام بانیؓ سے نکاح کی خواہش کی تو انھوں نے یہ سندرت کی کہ میرا سن زیادہ  
ہو گیا اور میرے لڑکے ہیں، رنجی پر و کوشش میرے لیے ضروری ہے، اس موقع پر آپ نے  
عموماً قریشی عورتوں کی یہ فضیلت بیان کی

خیبر نساء و کینہ الاہل نساء قریشیہ خاۃ  
شتر سوار عورتوں میں سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں بچپن  
میں اپنے تیم بچے سے محبت رکھتی ہیں، اور اپنے خواہر کے  
فی ذات یدین

انصار کا قبیلہ اسلام میں ایک خاص درجہ فضیلت رکھتا ہے، اور اس قبیلہ کے مرد اور  
عورت دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یکساں محبوب تھے، چنانچہ حضرت انس بن مالکؓ  
سے مروی ہے کہ ایک بار انصار کی عورتیں اور انصار کے لڑکے ایک شادی کی تقریب پر

لے گئے تھے کتاب الہامد صفحہ ۳۹۱ سے مسلم باب من فضائل نساء قریش

واپس آرہے تھے آپ نے ان کو دیکھا تو کہنے ہو گئے اور تین بار فرمایا کہ تم لوگ میرے نزدیک  
تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔

دوسری روایت میں ہے کہ ایک انصاریہ صحابیہ اپنے بچے کو ساتھ لیکر انین اور اپنے  
ان سے گفتگو فرمائی اور اس سیلے میں دو بار فرمایا کہ اوس ذات کی قسم جبکہ ہاتھ میں میری جان  
ہے تم تمام لوگوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو۔

ان فضائل کی بنیاد پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد معلقے راشدین  
نے بھی صحابیات کی قدر و منزلت کو قائم رکھا، چنانچہ صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم حضرت ام ایمن کی ملاقات کو تشریف لے جایا کرتے تھے، آپ کی وفات کے بعد حضرت  
ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ اؤ چلیں، جسطح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ملاقات کو چلا  
کرتے تھے، اسی طرح ہم بھی انکی ملاقات کر آئیں، چنانچہ جب انکے پاس پہنچے تو وہ رو پڑیں  
ان لوگوں نے کہا کیوں روتی ہو، خدا کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو درجہ ہے وہ نہایت  
بہتر ہے، بلکہ میں اس سے ناواقف ہوں، بلکہ اس سے روتی ہوں کہ  
رحی کا آسمانی سلسلہ ٹوٹ گیا، انیسویں دونوں بزرگ بھی رو پڑے۔

عام صحابیات کے علاوہ ازواج مطہرات کو جو عزت حاصل تھی، عورتوں کی تاریخ میں انکی  
نظیر نہیں مل سکتی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حرم محترم نے انتقال کیا تو حضرت عبد اللہ بن  
عباسؓ سجدے میں گر پڑے، لوگوں نے کہا آپ اس وقت سجدہ کرتے ہیں یا بولے ”جب

سہ بخاری کتاب النکاح باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا خیر الا بعدنا ثم احسننا لی، لکھ سلیم اب بن فضال امیر





عام مسلمانان از دواج مطہرات کے ساتھ جو حسن عقیدت رکھتے تھے اُسکا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ لوگ عام طور پر حضرت عائشہؓ کی خدمت میں چھوٹے چھوٹے بچوں کو لاتے تھے اور وہ اُنکے لیے دعائے برکت فرماتی تھیں۔ حضرت عائشہؓ نے ظلم نے حضرت عائشہؓ کے دامن تربیت میں پرورش پائی تھی، اُنکا بیان ہے کہ لوگ دور دور سے میرے پاس حاضر ہوتے تھے، اور چونکہ مجھ کو حضرت عائشہؓ سے تقرب حاصل تھا، اسلئے بوڑھے بوڑھے لوگ میرے پاس آتے تھے، جوان لوگ مجھ سے بھائی چارہ کرتے تھے، اور مجھ کو ہر یہ دیتے تھے، اور اطراف ملک سے خطوط بھیجتے تھے۔

غرض ان تمام واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام نے عورت اور مرد دونوں کا درجہ یکساں بلند کیا، اور خلفاء راشدین اور عام مسلمانوں نے اس درجہ کو قائم رکھا، لیکن سماجیات کو یہ درجہ صرف مذہب، اخلاق، اور حسن معاشرت کی بنا پر حاصل ہوا تھا، اور آج بھی اُنہی چیزوں سے عورتیں اپنے درجے کو بلند کر سکتی ہیں۔









ع-۱

۹۲۲۶۹۷۲

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار  
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی  
صورت میں ایک آنہ یوہیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

۱۰/۱/۲۳

۵/۱۲/۲۵

۱۰/۱۲/۲۵

۹/۱۲/۲۵

۹۶۵۵











